رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۸

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا و جاگیرداران سے " ےـــ

عام خریداران سے " ۵ـــ

" " ششماہی ۳ـــ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - ۲ـــ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتاہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

لیکن یہ لقمہ ان سے چبایا نہ جائے گا . . ص۱
انتخاب الاخبار ص۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں ؟ . ص۳
مسیح پھر زمین پر ص۷
مرزائی سوال جماعت اہل حدیث پر . ص۹
نکاح شغار کی تحقیق ص۷
الزاق الکعبین ص۸ . عرس . ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان . ص۱۱
فتاوے ص۱۳
متفرقات ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵
اشتہارات ص۱۶–۲۰

لیکن یہ لقمہ ان سے چبایا نہ جائیگا

بقلم مولوی ضیاء اللہ خان عابد از رامپور (یوپی)

عابد ظفرؔ کے شعر پہ اشعار کچھ لکھو — انداز گرچہ ویسا تو لایا نہ جائے گا
ایمان کے نقش سے جو منقش ہو لوح دل — حرف غلط وہاں پہ بٹھایا نہ جائے گا
تعمیر ہو جو قصر مشیت کے ہاتھ سے — باطل کی آندھیوں سے وہ ڈھایا نہ جائیگا
قربان ہو جو خدمت قوم و وطن میں خود — نام و نشان اس کا مٹایا نہ جائے گا
جس سر پہ تاج رکھا ہو قدرت کے ہاتھ نے — کوشش سے دشمنوں کی گرایا نہ جائیگا
جس کا ہو پاسبان خداوند ذوالجلال — وہ ظالموں کے شر سے ستایا نہ جائیگا
جس کی حیات کا ہو محافظ وہ بے نیاز — اُس کا چراغ زیست بجھایا نہ جائیگا
کوشش کریگا اُس کے بجھانے کی جو شقی — وہ خود مٹے گا ایسا کہ پایا نہ جائے گا
حلواءِ تر سمجھتے ہیں ابن سعود کو — لیکن یہ لقمہ اُن سے چبایا نہ جائے گا

لہ مولوی ظفر علی خان صاحب کے شعر مندرجہ "زمیندار" "خدا لبے کفر کی حرکت پہ خندہ زن الخ" سے مراد ہے۔

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں

انتخاب الاخبار

ضروری اعلان سب سے پہلے صفحہ ۱۲ ضرور ملاحظہ کریں۔

—— امرتسر میں ۱۲ جولائی کو صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک موسلا دھار بارش ہوئی۔ ۱۳ جولائی کی صبح کو بھی دوپہر تک بارش ہوتی رہی ۱۴۔۱۵ کو مطلع عموماً ابر آلود رہا۔ ٹھنڈی ہوا کے خوشگوار جھونکے آتے رہے۔ بارش کی وجہ سے موسم میں تغیر واقع ہو گیا ہے۔ رات کو سردی ہو جاتی ہے۔

لاہور میں مسجد شہید ہو جانے کی وجہ سے امرتسر میں سکھ مسلم فساد کا اندیشہ محسوس کرتے ہوئے حکام مجاز نے پولیس کی چوکیاں مختلف چوکوں میں بٹھلا دیں اور شہر میں پولیس مین بھی گشت کرتے رہتے ہیں۔ الحمدللہ آج (۱۵ جولائی) تک امرتسر میں کسی قسم کا ناخوشگوار واقع نہیں ہوا۔

—— لاہور میں ۸ جولائی سے کرفیو آرڈر جاری ہے اس کا وقت ½ ۸ بجے شام سے ½ ۵ بجے صبح تک تھا مگر ۱۳ جولائی سے اس میں تبدیلی کر کے ۱۰ بجے سے ۴ بجے صبح تک کر دیا گیا ہے۔ شہر میں امن امان بڑھتا جاتا ہے۔

چند اشخاص کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ جن میں سے بعض کو سزا ہوئی اور بعض کو صرف متنبہ کر کے رہا کر دیا گیا۔

۱۴ جولائی کو موچی دروازہ کے باہر باغ میں اسلامی پرچم لہرایا گیا۔

۱۵ جولائی سے ۱۵۔ اگست تک دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ جس کی رو سے تمام جلسے جلوس بند کر دیئے گئے ہیں۔

لاہور گورنمنٹ پنجاب نے اعلان کر دیا ہے کہ مسجد چراغ شاہ جو حکومت نے ۱۸۴۹ء میں کسی سے خرید کی تھی یکم جنوری ۱۹۳۶ء کو مسلمانوں کو واپس کر دی جائے گی۔ یہ مسجد آج کل بطور عدالت سشن کورٹ کے استعمال ہو رہی ہے۔

لاہور کے واقعات کو ملحوظ رکھتے ہوئے پشاور میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

—— پروفیسر پریتم سنگھ (بہائی) نے سکھ قوم کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سکھ مسلم اتحاد کو ملحوظ رکھنے کے لئے ایک فنڈ جمع کر کے لاہور میں کسی اور جگہ ایک نئی مسجد بنوا دیں۔

—— نینی تال کے قریب ایک جھیل ہے جس کے پاس ایک گڑھا ہے۔ چند دنوں سے اس میں دھواں نکل رہا ہے جو لوگ وہاں سے ٹھیکریاں و پتھر اٹھا کر لائے وہ سب مر گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں گندھک وغیرہ کا مادہ ہے۔

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ کی!

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ پر جو نمبر درج ہیں ان کی قیمت اخبار ماہ جولائی میں ختم ہے۔ ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹکارڈ ۲۵ جولائی تک موصول ہو جانی چاہئے۔ ورنہ آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (منیجر)

—— سرحد سادیہ (آسام) کے پولیٹیکل افسر نے مختلف افسروں کو مطلع کیا ہے کہ ایک بہت بڑا برف کا تودہ جس کا طول ۵۲ میل عرض ۴ میل اور بلندی ۳ میل ہے کوہ ہمالیہ (دریائے برہم پتر کے منبع کے قریب) سے نشیب کی طرف پگھلتا ہوا آ رہا ہے۔

—— ٹوکیو (جاپان) کی اطلاع ہے کہ ضلع شیزوکا میں شدید زلزلے آنے سے بہت سی عمارات مسمار ہو گئیں۔ کئی مقامات پر آگ لگ گئی۔ نقصان کا اندازہ ابھی تک نہیں لگایا گیا۔

—— ترکی سے ایک سو پادری مذہبی لباس نہ پہننے کے حکم سے مجبور ہو کر مصری جنگ چلے گئے ہیں۔

—— مصر کے ولیعہد (جو انگلستان میں فوجی تعلیم حاصل کر رہے ہیں) کے مصارف کے لئے ۱۶ ہزار پونڈ سالانہ مقرر ہوئے ہیں۔

—— لندن کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ لندن میں ایک تالاب ہے جہاں لندن یونیورسٹی کے طلبا تیراکی کرتے ہیں مگر چند دن ہوئے دو ہندوستانی طالبعلموں کو جو لندن یونیورسٹی میں ہی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس تالاب پر جانے نہیں دیا کیونکہ وہ یورپین نہیں تھے۔

—— قاہرہ کی اطلاع ہے کہ دو ہزار مسلمان روسی ترکستان سے ہجرت کر چکے ہیں۔

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ بلفاسٹ میں شورش پیدا ہو جانے کی وجہ سے پولیس کو مجبور ہو کر گولی چلانی پڑی اور لاٹھی چارج بھی کیا جن سے ۲ شورش پسند ہلاک اور بیس مجروح ہوئے۔

—— بنوں کے قریب ایک گاؤں میں آٹھ مسلح ڈاکوؤں نے پولیس کا بھیس بدل کر ڈاکہ ڈالا۔ اور بہت سامال لیکر فرار ہو گئے۔

—— شنگھائی ۱۲ جولائی کی اطلاع ہے کہ سیلاب سے زیادہ نقصان صوبہ لیونسن میں پہنچا ہے کئی گاؤں لاپتہ ہیں۔ میلوں تک پانی ہی پانی نظر آ رہا ہے۔ فصلیں بالکل تباہ ہو گئی ہیں۔ چار ہزار سے زیادہ چینی سیلاب کی نذر ہو گئے ہیں۔

—— مراد آباد میں بارش ہونیکی وجہ سے غلہ کاٹ گھر زمین میں دھنسنا شروع ہو گیا ہے بہت مکانات گر چکے ہیں۔

—— بمبئی میں آتشبازی کے گودام میں دھماکا ہونے سے آگ لگ گئی تقریباً پچھتر ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

—— امرتسر ہال بازار کوچہ جیلخانہ میں چند مکانوں میں از خود حرکت پیدا ہوتی ہے۔ نقصان کوئی نہیں ہوا۔

اگر آپ بلا استاد انگریزی پڑھنا چاہتے ہیں

تو

جدید انگلش ٹیچر

کا مطالعہ کریں جس کو پڑھ کر ہزاروں آدمی انگریزی خوان ہو گئے ہیں۔ قیمت صرف ۱۲؍

منیجر اہلحدیث امرتسر

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے پڑھنے سے ہر شخص انگریزی (۱۰۰) زبان سے اچھی طرح واقف ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۶- ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۶)

گذشتہ نمبروں میں اس سلسلہ کی ابتداء اور وجہ بتائی گئی ہے. حقیقت یہ ہے کہ معترض حضرات چونکہ علم حدیث کی حدیث دان سے نہیں پڑھتے دل میں چند خیالات موجزن ہوتے ہیں احادیث نبویہ کو ان پر منطبق کرنے کی کوشش کرتے ہیں. اسی لئے تو ان کی ساری کوشش تفسیر بالرائے کی قسم سے ہوتی ہے ورنہ اصل الاصول احادیث نبویہ کو سمجھنے کے لئے یہ ہے کہ بعد صحت سند کے حدیث کی تشریح کرنے میں قرآنی نصوص اور قرآنی اصول کو ضرور ملحوظ رکھا جائے. قرآن کے علاوہ دوسری احادیث کو بھی مدنظر رکھا جائے تاکہ احادیث نبویہ میں مخالفت پیدا نہ ہو. یہ اصل الاصول ایسا ہے کہ علمائے امت مسلمہ تمام اس پر متفق ہیں خصوصاً حنفیہ کرام تو اس اصول کو بہت ہی ملحوظ رکھتے ہیں مگر ہمارے زمانہ کے رسمی حنفی اس اصول کی پرواہ نہیں کرتے. جس کا ثبوت یہی سلسلہ ہے جو عنقریب ختم ہونے والا ہے. ہر ذی علم و غیر ذی علم جانتا ہے کہ امت مسلمہ اول سے آخر تک متفق چلی آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا. بڑے بڑے واقعات یہ ہیں:

(۱) حضرت عائشہ کو تہمت لگائی گئی. جب تک قرآن میں ان کی برائت نازل نہ ہوئی آپ کو خبر نہ ہوئی.

(۲) خواب دیکھ کر عمرہ کرنے کے شوق میں مع کثیر جماعت صحابہ کے حضور چل پڑے وہاں جا کر رد کے گئے تو فرمایا. لو استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الهدی (الحدیث)

یعنی اگر یہ واقعہ (مشرکین کا روکنا) مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا. اللہ اکبر! کیسا صاف اعتراف ہے اپنی بیخبری کا. عربی میں اسی مضمون کا ایک اخلاقی شعر ہے ؎

لَوْ اَنَّ صُدُوْرَ الْفِعْلِ يَبْدُوْ لِفَتًى
كَاَعْقَابِهٖ لَمْ تُلْفِهٖ يَتَنَدَّمُ

اگر جوان آدمی کو اپنے فعل کا انجام پہلے ہی معلوم ہو جائے تو وہ شرمندہ نہ ہو.

(۳) غلط خبر سن کر شہد کو ترک کر دیا. جس کا ذکر کلام اللہ میں بزجر نازل ہوا. اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو غلط خبر کو معلوم کر لیتے.

(۴) دعوت میں مسموم غذا کھانے سے گلے میں ہمیشہ تکلیف نہ رہتی تھی؟

(۵) مرض الموت کی حالت میں دریافت فرماتے این انا میں کہاں ہوں جو عدم علم پر متفرع ہے. اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہیں مگر نہ ماننے والوں کے حق میں صحیح ہے. مَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ

باوجود ان واقعات صحیحہ کے مندرجہ احادیث سے ہم علم غیب کا ثبوت دیکر اہل حدیث کو ان احادیث سے منکر بتایا جاتا ہے. مثلاً

"فرمایا رسول اللہ نے جو تمہارا دل چاہے پوچھو خدا کی قسم سب کچھ بتاؤں گا جب تک یہاں کھڑا رہوں. انس فرماتے ہیں کہ لوگ سن کر روئے آپ نے بکثرت کہنا شروع کیا کہ پوچھو انس فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا کہ میری جگہ قیامت میں کہاں ہوگی. آپ نے فرمایا کہ دوزخ. پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑا ہوا اس نے کہا کہ حضرت میرا باپ کون ہے. آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے پھر آپ نے بار بار فرمایا کہ پوچھو پوچھو میں سب کچھ بتاؤنگا انس نے کہا کہ پھر حضرت عمر نے حضور کے زانو مبارک پکڑ کر عرض کیا کہ ہم اللہ پر راضی ہیں از روئے رب ہونے کے. اور ہم اسلام پہ خوش ہیں از روئے دین ہونے کے اور آپ پر خوش ہیں از روئے رسول ہونے کے. جب عمر نے یہ کہا تو آپ خاموش ہوئے پھر فرمایا. خدا کی قسم اسی وقت مجھ پر اس دیوار کی طرح جنت اور دوزخ پیش کی گئی میں نے سب خیر اور شر دیکھا جو پہلے نہ دیکھا تھا.

پس اس حدیث سے حضور کا علم غیب مشاہدہ سے ثابت ہے. جس کے وہابی منکر ہیں. کیا جس کو غیب کا علم نہ ہو وہ بار بار کہہ سکتا ہے کہ جو دل چاہے پوچھو میں بتاؤں گا. اور یہ بھی نہیں کہ مسائل کی بابت آپ نے فرمایا ہو کہ مسائل پوچھو نہیں آپ نے عام فرمایا کہ جو دل چاہے پوچھو. حاضرین نے بھی عام ہی سمجھا مسئلہ نہیں پوچھا پوچھا بھی وہ جو نہایت غائب تھا. پہلے نے پوچھا کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا کفر پر. آپ نے فرمایا کہ کفر پر ہوگا تمہارا ٹھکانا آگ ہے اگر ایمان پر خاتمہ ہونا ہوتا تو آپ جنتی فرماتے کیا صریح آپ کے علم غیب کا پتہ چلتا ہے. دوسرے نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے. اسکو بھی یاد

کہ یہ بھی بھاری عیب ہے۔ رحم کا پتہ نہیں کہ کس شخص کا نطفہ قرار پایا ہے۔ آپ نے وہ بھی بتلا دیا کہ فلاں آدمی کے نطفے سے تو مخلوق ہے وہی تیرا باپ ہے اس کا نام بھی بتا دیا کہ خدانہ ہے۔ یہ ہے علم غیب جس کا حضور کو علم تھا ؛

(الفقیہ امرتسر صہ ۳ - ۷۔ جون ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث اگر آپ علم حدیث سے بے خبر تھے تو خیر علم منطق ہی جانتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ وقتیہ مطلقہ سلب الکلی کی نقیض نہیں ہو سکتا اس قضیہ کا وقتیہ مطلقہ ہونا خود ان لفظوں سے ظاہر ہے کہ "جب تک یہاں کھڑا ہوں"۔ علاوہ اس کے کیا تمہارا دل گواہی دیتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صوبہ بہار اور کوئٹہ کے زلزلے کا بھی علم تھا یہ بھی علم تھا کہ اتنے اشخاص وہاں مرینگے اتنے اموال ضائع ہونگے۔ اتنا سونا، اتنی چاندی اتنے نوٹ اتنے کپڑے کوڑے وغیرہ۔ خدارا اپنے ضمیر سے شہادت لو اگر تعصب میں دب نہیں رہا تو صاف جواب دیگا کہ ان چیزوں کو کیا دخل وہاں تو واقعات مراد ہیں جو حاضرین سے تعلق رکھتے تھے یا وہ پوچھ سکتے تھے یہ ہے تطبیق جو قرآن و حدیث میں ہوتی ہے۔

خاتمہ شکر ہے معترض کا علم غیب والا مضمون ختم ہوا۔ جسے ہم بھی اس حکم پر ختم کرتے ہیں جو فقہاء کرام کا متفقہ ہے۔

من تزوج بشهادة الله ورسوله يكفر لانه ظن ان الرسول يعلم الغيب ،

قاضی خان۔ مالا بد وغیرہ۔

جو شخص رسول کو آج کل کے واقعات کا عالم الغیب جانے وہ کافر ہے۔

نوٹ یاد رہے اہل حدیث بلکہ کل مذاہب اہلسنت کا عقیدہ سلب الکلی ہے اسلب الکلی دونوں میں فرق نہ سمجھنے والے کے حق میں یہ شعر ہے ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

مسیح پھر زمین پر

(اہلحدیث ۱۰ مئی کے ساتھ)

(بقلم مولوی محمد شفیع صاحب ساکن قادر میاں سنگہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب)

دشمنی، کینے اور حسد کا نہ رہنا یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے وقت ولتذ هبن الشحناء والتباغض والتحاسد یعنی دشمنی، کینہ اور حسد لوگوں سے جاتا رہیگا" اس کا یہ مطلب ہے کیونکہ عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں کے دل میں اسلام کی محبت بھر دیے ہی بھر جائے گی جیسا کہ صدر اول کے مسلمانوں کے دل میں تھی اور حتی تکون السجدة الواحدة خيرا من الدنيا وما فيها[1] سے واضح کیا جا چکا ہے۔

اسلام ایک ایسی نعمت ہے کہ اگر کوئی اسے اختیار کرے تو خدا کے فضل سے صدیوں کے کینے، دشمنیاں اور حسد دور ہو جاتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ آپس میں بھائی بھائی بن جاتے ہیں جیسا کہ صدر اول میں نزول قرآن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں صحابہ کرام میں ہوا کہ انہوں نے صدیوں کے کینے، دشمنیاں اور حسد چھوڑ دیئے اور آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ کما قال اللہ تعالی كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا (الآیہ)[2] صرف زبانی جمع خرچ کرنے والے نہ بنے بلکہ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ یعنی آپس میں ایک دوسرے کے ہمدرد ہیں کے مصداق ہوئے

سو اللہ کے فضل سے عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے وقت جو مسلمان ہونگے وہ خالص مسلمان بنینگے۔ وہ آپس کی دشمنیاں، کینے اور حسد چھوڑ دیں گے کینے، دشمنی اور حسد کا نام تک نہیں رہے گا۔

اس میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ جب ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو وہ اس وقت بھی زیادہ تر اور بہت جلد عیسائی ہی مسلمان ہوئے اور اب دوبارہ بھی یہی لوگ بلکہ پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں اور بہت ہی تھوڑے عرصہ میں مسلمان ہو نگے ان لوگوں کی طبیعتیں اللہ تعالی نے بہ نسبت دوسری اقوام کے نرم بنائی ہوئی ہیں اور قبول حق کی استعداد زیادہ عطا کی ہوئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً (قرآن) ترجمہ۔ اور ہم نے عیسائیوں کے دلوں میں نرمی اور مہربانی بھر رکھی ہے"۔

اور فرمایا و اذا سمعوا ما انزل الى الرسول ترى اعينهم تفيض من الدمع مما عرفوا من الحق يقولون امنا فاكتبنا مع الشاهدين وما لنا لا نؤمن بالله وما جاءنا من الحق ونطمع ان يدخلنا ربنا مع القوم الصالحين (قرآن)

یعنی عیسائی لوگ کلام الٰہی کو جو اللہ کے رسول کی طرف اتارا جاتا ہے جب سنتے ہیں تو اے پیغمبر تو دیکھتا ہے کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لے آئے پس ہمیں اسلام کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ اور کیا وجہ ہے ؟ کہ ہم اللہ کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ جو ہمیں آپہنچا ایمان نہ لائیں۔ اور ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمیں ہمارا رب نیکوکار لوگوں کی معیت نصیب کرے"۔

پس جب عیسٰی علیہ السلام اپنی زبان مبارک سے اپنی امت یعنی عیسائیوں کو اسلام کی دعوت دینگے اور قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سنائیں گے تو اللہ کے

---

[1] عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں کو ایک سجدہ دینا اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ پیارا ہوگا۔

[2] تم آپس میں پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالدی اور تم اللہ کی نعمت (اسلام) سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ ۱۲ منہ

فضل سے وہی صدر اول کی طرح یہ لوگ حق یعنی اسلام کو قبول کریں گے اور خالص مسلمان بن جائیں گے اور فاصبحتم بنعمتہ اخوانا کا نظارہ پھر نئے سرے سے دنیا میں نظر آنے لگیگا اور ہر طرف اسلام اور اخوت کا سمندر لہریں مار رہا ہوگا۔ (اللہ تعالیٰ یہ دولت ہمیں بھی نصیب کرے آمین ثم آمین) کینہ، دشمنی اور حسد دنیا میں نام کو نہ رہے گا۔ صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ الکریم ونحن علیٰ ذالک من الشاہدین۔

اونٹ کی سواری کا ترک یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا یعنی اونٹنیاں چھوڑ دی جائینگی۔ ان پر سوار نہیں ہوا جائے گا۔

اس کے سمجھنے کے لئے ہمیں عرب کے پرانے دستور کو دیکھنا پڑیگا کہ ان لوگوں کا رسل ورسائل اور آمد و رفت کے متعلق کیا طریقہ تھا۔ سو یہ سب کو معلوم ہے کہ آج سے کوئی سات آٹھ سال پہلے تک عرب میں یہ دستور رہا ہے کہ عرب لوگ اونٹوں کے ذریعے ہی سفر کرتے تھے اور ایک دوسرے کو ان ہی کے ذریعے پیغام پہنچاتے تھے بلکہ اکثر حصوں میں ابھی تک یہی دستور رائج ہے۔ اب موجودہ وقت میں بعض علاقوں میں موٹر کے ذریعے سفر کیا جاتا ہے اور شائد کسی وقت ریل اور ہوائی جہاز بھی جاری ہو جائیں۔ جیسا کہ بعض خبروں سے ایسا پایا جاتا ہے۔ ایسا ہی دوسرے ممالک کی حالت ہے کہ بعض علاقوں میں ریل اور موٹر کے ذریعے سفر کیا جاتا ہے اور بعض علاقوں میں ابھی تک اونٹوں اور دوسری سواریوں سے کام لیا جاتا ہے۔ عنقریب ہی وہ زمانہ آنے والا ہے کہ ہر شہر اور ہر گاؤں میں پیغام پہنچانے کے لئے بجلی سے کام لیا جائیگا اور لاؤڈ سپیکر یعنی آلہ صوت ہر جگہ لگا دیئے جائیں گے کہ ہر ایک شخص آلہ صوت کے ذریعے گھر بیٹھے دوسرے کی بات سن سکیگا۔ اور سفر کے لئے یہ ہوگا کہ ہر گاؤں اور ہر شہر میں بجلی سے چلنے والی ریل، ٹریموے، موٹر، ہوائی جہاز، بحری جہاز، اور سائیکل وغیرہ تیز رفتار سواریوں سے کام لیا جائیگا جب یہ سارا انتظام مکمل ہو جائے گا تو ایک شخص ایک مقام پر تقریر کرے گا، اس کی تقریر دنیا کے ہر گاؤں، اور ہر شہر میں بیک وقت سنی جائے گی اور اگر کسی نے دوسرے مقام پر جانا ہوگا تو فوراً کسی تیز رفتار سواری ہوائی جہاز، بحری جہاز، ریل، ٹریموے موٹر اور سائیکل وغیرہ کے ذریعے پہنچ سکے گا۔

یہی وہ دنیاوی ترقی ہے جس سے فائدہ اٹھا کر عیسےٰ علیہ السلام پیغام اسلام کو دنیا کے ہر گوشے میں ایک ہی ساعت میں پہنچا سکیں گے اور دنیا دیکھ لے گی کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا یعنی لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہونگے۔ کس طرح اپنے لفظوں میں پورا ہو رہا ہے۔

اب یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا یدری اولہا خیر ام آخرھا۔ یعنی اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر۔ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اس میں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا آخر زیادہ شاندار ہونا فرمایا ہے تو وہ کن معنوں میں زیادہ شاندار ہے؟

وہ یہی ہے کہ رسل رسائل اور آمد و رفت میں اس قدر سہولت ہوگی کہ ایک شخص بیک ساعت تمام دنیا کو اپنا وعظ یعنی پیغام اسلام سنا سکتا ہے۔ اور وہ کام جو کہ پہلے زمانے میں برسوں میں ہوتا تھا اب وہ منٹوں کے اندر ہو سکیگا۔

عیسےٰ علیہ السلام ایک مقام پر کھڑے ہو کر اپنا وعظ براڈ کاسٹ (Broad cast) آلہ نشر صوت کے ذریعے تمام دنیا میں ایک ہی ساعت میں سنا دیں گے اور لوگ لاؤڈ سپیکر (Loud speaker) آلہ جہیر الصوت کے ذریعے سن کر نشہد ان لا الہ الا اللہ و نشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ[1] ایک ہی ساعت میں پکار اٹھیں گے اور داخل اسلام ہو جائیں گے دنیا مسلمانوں سے بھر جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے سچے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (قرآن) اور یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلہا الا الاسلام تملأ الارض من المسلم (حدیث) یعنی نہیں کوئی اہل کتاب مگر عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کی موت سے پہلے ضرور ایمان لائے گا۔ (قرآن) اللہ تعالیٰ عیسےٰ علیہ السلام کے دوسرے دور میں تمام مذہبوں کو نابود کر دے گا اور صرف اسلام کو باقی رکھے گا۔ ساری زمین مسلمانوں سے بھر جائیگی۔ (حدیث)

معذرت شروع مضمون میں جو احادیث میں نے نقل کیں الحمدللہ کہ اللہ کے فضل سے ان کی شرح جیسی اس فقیر سے ہو سکی عرض کر دی ہے۔ امید ہے کہ باقی مباحث جو دوسری احادیث میں درج ہیں ان احادیث کو اپنے اصل الفاظ میں درج کر کے اسی طرح تفصیل سے عرض کئے جائیں گے۔

ابھی قتل دجال، نزول بر منارۂ شرقی، آپ کی شادی، اولاد اور تدفین کے مبحث تشریح طلب ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تشریح کے لئے مہلت اور توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

اہلحدیث خدا آپ کی محنت قبول کرے مگر اس کا کیا جواب کہ آپ کے مخاطب وہ لوگ ہیں جن کے اصول کلام کچھ اور ہیں۔ لاہور سے مراد پشاور، امرتسر کے معنی دہلی، دمشق سے مراد قادیان، خر دجال سے مراد ریل لیتے ہیں ؎

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر، آدم دیگر

المسیح الموعود

اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا بطور معجزہ زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت دوبارہ نزول فرمانا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ ر
ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رسالہ مسیح موعود [illegible] منیجر اہلحدیث

[1] ترجمہ۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد صاحب اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

مرزائی سوال جماعت اہل حدیث پر

جماعت مرزائیہ کلکتہ سے ایک دو ورقہ اشتہار دیا ہے۔ جس میں علماء اہل حدیث سے (بزعم خود) ایک بڑا بھاری وزنی سوال کرکے اس کا جواب طلب کیا ہے۔ سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ مومن آل فرعون نے فرعونیوں کو مخاطب کرکے کہا تھا کہ حضرت یوسف تمہارے پاس آئے جب وہ فوت ہوگئے تو تم نے کہا بس اب خدا کوئی رسول نہ بھیجیگا۔ تاہم ان کے بعد رسول آتے رہے تم اہل حدیث بھی کہتے ہو کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہ آئےگا۔

ایسا عقیدہ رکھنے والے مسرف اور شکی ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک گمراہ ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ کسی نبی کے بعد یہ عقیدہ گھڑ لینا کہ آئندہ کوئی نبی نہ ہوگا گمراہی ہے (صفحہ)

اہلحدیث سارے اشتہار کی جان بس اتنا ہی مضمون ہے۔ احمدی ممبرو! پہلے ہمارا عقیدہ سن لو جو قرآن و حدیث کی روشنی میں یوں ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ محمد علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بغیر استثنا کے خاتم الانبیاء کا لقب دیا ہے۔ اس کی تفسیر آنحضرت نے اپنے اس ارشاد کے ساتھ فرمائی ہے کہ لا نبی بعدی۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

بتاؤ! ایسا کہنے والا گمراہ ہے یا مہتدی۔ اگر گمراہ ہے تو اپنے گھر کی خبر لو۔ کیونکہ یہ قول تمہارے پیشوا کا ہے جس کی نبوت پر تم بحث کرتے ہو۔ اعتبار نہ ہو تو اس کی کتاب حمامۃ البشری (عربی) صفحہ ۲۰ دیکھو۔ اور اگر ایسا کہنے والا ان لوگوں کی طرح گمراہ نہیں ہے جنہوں نے حضرت یوسف کے بعد کہا تھا کہ اب کوئی نبی نہیں آئیگا پھر اہل حدیث ایسا کہنے سے کیوں ان لوگوں جیسے ہوگئے۔ ایک ہی بات کے قائل کو مومن کہنا اور اسی کے قائل کو گمراہ کہنا

یہ کہو جی کون دھرم ہے۔

سنو! اصل بات یہ ہے کہ حضرت یوسف کے بعد ایسا کہنے والوں کا قول فرمان خداوندی کی سند کے بغیر تھا اور ہمارا عقیدہ خدا کے ارشاد کے ماتحت ہے علاوہ اس کے ان لوگوں کا قول لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا بری نیت سے تھا ہمارا عقیدہ بھی نیت سے ہے۔ وہ حضرت یوسف کی نبوت کے منکر تھے اس لئے انہوں نے ان کے انتقال کے بعد آئندہ کے لئے رسول آنے کا انکار کیا تو اس نیت سے کیا تھا کہ

یوسف کے مرنے سے بلا ٹلی اب یہ بلا پھر

پیدا نہ ہوگی۔

مگر ہم اور مرزا صاحب مذکورہ قول میں اس نیت سے انکاری نہیں بلکہ ہمارا انکار تعلیم خدا و رسول پر مبنی ہے پس دونوں میں فرق ہے۔

لطیفہ ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے جن دنوں مرزا صاحب اور آتھم کا مباحثہ تھا ایک شخص محمد سعید طرابلسی مرزا صاحب کو ملنے آیا مرزائیوں نے اس پر بڑا فخر کیا کہ دور دراز سے علماء جوب ہمارے حضرت صاحب کی ملاقات کو آتے ہیں۔ کسی طرح اس کو میری بھی خبر مل گئی تو وہ مجھے بھی ملنے آیا۔ باتوں باتوں میں کہنے لگا مرزا صاحب کے حق میں میں نے ایک عربی قصیدہ لکھا ہے اس پر انہوں نے مجھے دو سو روپیہ انعام دیا۔ میں نے کہا ذرا سناؤ تو سہی۔ اس نے سنایا تو اس میں ایک شعر یہ بھی تھا جو مرزا صاحب کو مخاطب کرکے کہا گیا تھا ؎

انت الذی وعد الرسول وجیئنا
وعدٌ بہٖ قد صحت الانباءٗ

یعنی تو (مرزا) وہ شخص ہے جس کی بابت آنحضرت ؐ نے خبر دی تھی کیا اچھا وعدہ تھا جو سچا ثابت ہوا۔

یہ سن کر میں نے اسے کہا (اتومن بانہ المسیح الموعود) میں نے کہا کیا تم اس کو مسیح موعود مانتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر تم نے یہ کیوں لکھا کہ تو وہی ہے جس کا رسول نے وعدہ کیا تھا۔ اس نے جواب دیا کیا حضورؐ نے دجال کے متعلق وعدہ نہ کیا تھا؟ میں نے کہا کیا تھا۔ مگر تم اس کی تعریف کرتے ہو جو قرینہ ہے اس بات پر کہ تم اس کو دجال نہیں کہتے اس پر وہ بولے میں نے وعدے کی تعریف کی ہے موعود بہ کی نہیں کہ موعود بہ (دجال) برا ہے مگر وعدۂ رسول اچھا ہے جو پورا ہوا۔ تب میں نے کہا

انت مثل المتنبی یمدح مرۃ یھجو اخریٰ

یہ قصہ بیان کرکے میں مشترین کلکتہ سے پوچھتا ہوں کہ تم مرزائی یہ شعر سنتے ہوگے اور اس شعر سے جو سمجھتے ہوگے وہ تمہارے نزدیک ایمان ہوگا اور اس سے قائل کی جو مراد ہے وہ تمہارے نزدیک کفر ہے حالانکہ کلام ایک ہی ہے۔

ٹھیک اسی طرح حضرت یوسف کے حق میں یہ بات کہنے والے بدنیت ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کہنے والے نیک نیت ہیں کیونکہ خدا کے حکم سے کہتے ہیں۔ جو کوئی ان دو میں فرق نہ کرے وہ ہمارے اس سوال کا جواب کیا دے سکتا ہے۔ "عقل بڑی یا بھینس"؟

محمدیہ پاکٹ بک بجواب احمدیہ پاکٹ بک

مصنفہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری

اس کے مطالعہ سے معمولی اردو دان بھی بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

نکاح شغار کی تحقیق

یعنی نکاح مبادلہ

(۲)

گزشتہ پرچہ میں نکاح شغار کی تحقیق ہوچکی ہے کہ فریقین کا نکاح بلا امرمحض مبادلہ میں کردیتے تھے۔ قبل اسلام یہ رواج تھا۔ اس کے آگے پڑھئے۔ (مدیر)

جس شغار جاہلیت کی ائمہ نے بالاتفاق تعریف کی ہے وہی احادیث مرفوعہ و آثار موقوفہ سے بھی ثابت ہے احادیث مرفوعہ اگرچہ ضعف سے خالی نہیں چونکہ تمام اہل علم کا اس پر اتفاق ہے لہذا قابل احتجاج ہونے میں شبہ نہیں۔ امام ترمذی نے اپنی جامع میں متفقہ محدثین تعریف شغار کی ہے۔ فرماتے ہیں:-

بعد تعدیل حدیث الشغار ان یزوج الرجل ابنته علی ان یزوجه الاخر ابنته او اخته ولا صداق بینهما۔

میں کہتا ہوں کہ اس تعریف کی مخالفت صریح کسی ایک آدھ محدث سے بھی ثابت نہیں گویا یہ تعریف تمام محدثین وعلماء مجتہدین و ائمہ لغت کی متفقہ ہے مرفوع روایتوں میں سے ایک حدیث جابر ہے۔

مرفوعاً نهى عن الشغار والشغار ان ينكح هذه بهذه بغير صداق بضع هذه صداق هذه وبضع هذه صداق هذه رواه بیہقی۔

دوسرے ابوریحانہ کی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهى عن المشاغرة والمشاغرة ان يقول زوج هذا من هذه وهذه من هذا بلا مهر رواه ابو الشیخ فی کتاب النکاح یہ دونوں فتح الباری صفحہ ۱۳۸ ج ۹ میں ہے۔

(۳) عن ابن عباس قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس منا من ينتهب ۔ قال لا شغار فی الاسلام والشغار ان تنكح المرأتان احداهما الاخرى بغير صداق۔ رواه الطبرانی مجمع الزوائد صفحہ ۲۶۵ ج ۴۔

(۴) عن ابی بن کعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا شغار فی الاسلام قالوا وما الشغار قال نكاح المرأة بالمرأة لا صداق بينهما رواه الطبرانی فی الصغیر والاوسط مجمع الزوائد صفحہ ۲۶۵ ج ۴۔

حافظ ابن حجر عسقلانی تلخیص صفحہ ۲۹۰ میں فرماتے ہیں۔ واسناده وان كان ضعيفا لكنا نستانس به فی هذا المقام۔ فتح الباری صفحہ ۱۳۸ ج ۹ میں ہے۔

قال القرطبی تفسير الشغار صحيح موافق لما ذكره اهل اللغة فان كان مرفوعا فهو المقصود وان كان من قول الصحابی فمقبول ايضا لانه اعلم بالمقال واقعد بالحال۔

ہم نے مانا کہ ضعیف حدیث قابل احتجاج نہیں ہوتی مگر میرے محترم دوست کہ احادیث صحیحہ کے جب مقابلہ میں واقع ہو حدیث لا شغار فی الاسلام و ان احادیث ضعیفہ میں کسی قسم کا بھی تعارض نہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ملاحظ فرمائیں صحیح صریح نہیں ہوتی تو غیر صحیح سے استدلال یا اس کی طرف اشارہ یا لفظ متابعۃ وضاحت کی بنا پر بیان کردیا کرتے ہیں۔ افصاح نکت ابن الصلاح میں ابن حجر لکھتے ہیں:-

ومن جملة صفات القبول التی لم يتعرض لها شيخنا الحافظ يعنی زين الدين العراقی ان يتفق العلماء على العمل بمدلول حديث فانه يقبل حتى يجب العمل به وقد صرح بذلك جماعة من ائمة الاصول الخ كذا فی التحفة المرضية الملحقة مع الطبرانی للقاضی حسین بن محسن الانصاری

حافظ صاحب روپڑی نے علامہ شبیر عثمانی سے نقل کیا ہے وحمل كونه لا يعمل بالضعيف فی الاحكام ما لم يكن تلقته الناس بالقبول فان كان كذلك تعين وصار حجة يعمل به فی الاحكام وغيرها كما قال الشافعی۔ اس جگہ ان احادیث ضعیفہ کے مدلول پر تلقی الناس بالقبول بالاتفاق موجود ہے یہ احادیث لائق احتجاج ہوئیں مع ہذا روایات صحیحین تک ان کی موئید دیکھو صحیح بخاری کتاب الحیل وصحیح مسلم کتاب النکاح بعد حدیث ابن عمر مرفوعاً قلت لنافع ما الشغار قال ينكح بنت الرجل وينكحه ابنته بغير صداق وينكح اخت الرجل وينكحه اخته بغير صداق۔

بخاری باب الشغار کے الفاظ یوں ہیں۔

والشغار ان یزوج الرجل ابنته على ان يزوجه الاخر ابنته ليس بينهما صداق۔ صحیح مسلم میں بطریق ابو الزناد سے ابوہریرہ کی روایت میں زاد ابن نمير الشغار ان يقول الرجل للرجل زوجنی ابنتك وازوجك ابنتی وزوجنی اختك وازوجك اختی۔ اس روایت مسلم میں مہر وغیرہ کا ذکر نہیں۔ جس سے ہمارے محترم احباب بے جا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ جو ان کی کوتاہ نظری ہے ابو الزناد سے موطا امام مالک صفحہ ۲۳۹ ج ۲ میں ہے

ابن وهب عن ابن ابی الزناد عن ابيه قال كان يكتب فی عهود السعاة ان ينهو اهل عملهم عن الشغار والشغار ان ينكح الرجل المرأة وينكحه الاخر امرأة بضع احداهما ببضع الاخرى بغير صداق وما يشبه ذلك معلوم ہوا کہ یہ کسی راوی کا اس میں تصرف ہے کہ جس نے لفظ صداق کا حذف کردیا وہ بھی شاید نہ پہنچنے کی بنا پر نہ یہ کہ عمداً یہ کام کیا ہو بلا ذکر مہر کے جو تفسیر ہے وہ عبید اللہ کی ہے دیکھو نسائی باب تفسیر الشغار جو نہ تابعی اور نہ ہی تبع تابعی ان سے نیچے علاوہ ازیں حدیث ابوہریرہ میں خود یہ

لفظ موجود ہیں۔ دیکھو خلافیات امام بیہقی ورق ۸۵ فی مسئلۃ الشغار اخبرنا ابوعبد اللہ الحافظ انا ابوبکر محمد بن احمد بن حاتم ثنا ابوالموجہ انا صدقۃ ثنا عبدۃ عن ابی کریب عن عبید اللہ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشغار والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ الرجل ویزوج ابنتہ ولا صداق بینھما۔

اس روایت کی سند کی طرف امام مسلم نے بھی اشارہ کیا ہے۔ بحمد اللہ حدیث ابوہریرہ میں بھی ظاہر کی تفسیر ثابت ہوگئی اب تمامی روایات مرفوعہ موقوفہ تفاسیر طریقہ وعمل اہل جاہلیت وتفاصیل ائمہ لغت وائمہ محدثین وفقہاء ایک ہوگئیں۔ فلنا الحمد ولہ المنتہ۔

علامہ خطابی کا معالم السنن میں کلام بھی اسی کو مقتضی ہے۔ ص۱۹۲ ج ۳ میں بعد روایت نافع فرماتے ہیں۔ قال الشیخ تفسیر الشغار ما نبئہ نافع وقد روی ابوداود ایضا فی ھذا الباب باسنادہ عن الاعرج وذکر قصۃ معاویۃ بلفظ وکانا جعلاہ صداقا ثم قال قال الشیخ فاذا وقع النکاح علی ھذہ الصفۃ کان باطلا لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عنہ

اگر خطابی کے کلام میں جعلاہ صداقا تسلیم کیا جاوے تو ان کے کلام میں مرابط مفقود ہوجاویگا معاویہ کی روایت کو اسی پر محمول کرنا لازمی امر ہے تا اعرج کی اصل روایت کے بھی مخالف نہ ہو اعرج ہی ابوہریرہ کی روایت کا راوی ہے اگر اس پر محمول نہ کیا جاوے تو امیر معاویہ کا یہ لکھنا کہ

ھذا الشغار الذی نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل غلط ہوگا چونکہ یہ تعریف کسی طرق سے بھی صحیح نہیں نہ نبی سے ہے نہ ہی صحابہ یا تابعین سے اور نہ ہی ائمہ لغت وفقہاء محدثین وغیرہم سے اور نہ ہی معمول اہل جاہلیت اس کے مساعد ہے (ابو عبد الکبیر محمد عبد الجلیل سامرودی کان اللہ لہٗ)

اہلحدیث یہ تحقیق اینق قابل قبول ہے۔ پہلے میرا فتوےٰ یہی تھا مگر واقعات سے ثابت ہوا کہ چند پیسے مہر رکھ کر بھی نکاح شغار میں بڑا فساد یہ ہوتا ہے کہ ایک فریق کا بہو سے کچھ بگاڑ ہوا تو اپنی لڑکی روک لی دوسرے فریق کو تکلیف دینے کیلئے یا ایک فریق نے بوجہ ناچاقی بہو کو معلق رکھا تو دوسرا اسی طرح کرتا ہے اس لئے بسا اوقات بے گناہوں پر بھی ظلم ہوتے ہیں۔ اس لئے آج کل میرا فتویٰ یہ ہے کہ نکاح شغار باوجود مہر کے بھی جائز نہیں۔

الزاق الکعبین

(۳)

(از قلم مولوی محمد احمد صاحب سرامری)

قولہ۔ فقہاء محدثین میں سے بڑے پائے کے امام طحاوی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ دو قدموں کے درمیان صرف چار انگل فاصلہ رکھنا چاہئے۔

اقول۔ میں نے پہلے کہدیا ہے کہ ہمارے نزدیک صرف قرآن پاک اور حدیث رسول اللہ صلعم ہی حجت ہے اور ہاں عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بشرطیکہ کسی حدیث صحیح کے خلاف واقع نہ ہو ورنہ وہ بھی حجت نہ ہوگا۔ میں نہائت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ اپنے کو متبع سنت قرار دیتے ہیں اور عمل کرنے کے لئے امام طحاوی کا قول پیش کرتے ہیں یہ آپ کو کب جائز ہے اور میرے نزدیک حجت نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ میں حدیث ہی کو حجت مانتا ہوں اور چونکہ آپ بھی متبع سنت ہیں اس لئے وہ قول آپ کے نزدیک بھی حجت نہیں ہوسکتا۔ دوسرے یہ نہیں معلوم کہ وہ فاصلہ تنہا مصلی کا ہے یا مقتدی کا فاصلہ ہے اور پھر مقتدی کے اپنے دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ یا اس کے اور بھائی دوسرے مقتدی کے قدم کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے بہرحال یہ ان کی ایک رائے ہے۔ پس اگر تنہا مصلی کا فاصلہ مانا جائے تو کیا یہ ضرور ہے کہ چار ہی انگل کا فاصلہ رکھا جائے میں کہتا ہوں کہ ایک بالشت کا فاصلہ رکھئے یا جتنے میں آپ کو آرام ملے۔ یہ تو محض ان کی رائے ہے اگر قیاس ہوتا اور نص صریح کے خلاف ہوتا۔ تو کوئی متبع سنت اس کو تسلیم نہ کرتا۔

قولہ۔ جو لوگ صف میں قدموں کو ملانے کو کہتے ہیں اور جن حدیثوں سے ثابت کرتے ہیں ان حدیثوں کو نقل کرتا ہوں اور ان کا مطلب لکھتا ہوں۔ لوگوں پر خوب ظاہر ہوجائے گا کہ یہ لوگ حدیث کا مطلب غلط سمجھتے ہیں اور تمام لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کیونکہ ظاہری الفاظ کی پیروی کرتے ہیں اور اصل مطلب تک نہیں پہنچتے ہیں

(۱) اخرج البخاری عن حمید انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا صفوفکم فانی اراکم ورآء ظھری فقال انس فکان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ۔ ترجمہ۔ بخاری نے حمید سے روایت کی ہے وہ انس سے روائت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنی صفوں کو سیدھی کرو کیونکہ میں تم لوگوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ تو انس نے کہا کہ تو تھا ہم لوگوں میں سے ایک اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے اور اپنے قدم کو اپنے ساتھی کے قدم سے ملاتا۔ (۲) وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوٰۃ متفق علیہ وفی بعض الروایۃ حاذوا بالمناکب والاعناق۔ ترجمہ۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صفوں کو برابر کرو کیونکہ صف برابر کرنا نماز کی تمامی سے ہے۔ بخاری ومسلم۔ اور ایک روایت میں ہے کندھوں کو مقابل کندھوں کے رکھو اور گردنوں کو بھی۔ مولنا عبد الحق صاحب محدث بخاری کے ترجمہ فارسی میں احدنا کا ترجمہ فرماتے ہیں "یکے از ما" یعنی ایک ہم میں سے اپنے ساتھی کے مونڈھے اور پاؤں سے ملاتا تھا۔ اس کو معلوم ہوا کہ کوئی ملاتا تھا اور کوئی نہیں ملاتا تھا اور وہ صحابہ کرام کی جماعت تھی۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ قدموں کو ملانا کوئی ضروری عمل نہیں ہے اور نہ کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ جو صحابہ نہیں ملاتے تھے وہ گناہوں کے

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

مرتکب ہونگے۔ نعوذ باللہ منہ۔ بلکہ مراد اس سے مبالغہ ہے۔ یعنی قریب قریب کھڑا ہونا چاہئے۔ چنانچہ فتح الباری میں لفظ مبالغہ موجود ہے۔ دیکھو عبد اللہ بن عمر غسل کرتے تو سارے بدن پر پانی پہنچانے کے علاوہ آنکھوں کی پلکوں کو الٹ کر پانی پہنچاتے تھے تو کیا اس کے اندر پانی پہنچا ناضرور ہوجائے گا۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ چار انگل کا فاصلہ بتایا ہے وہ بہت صحیح ہے۔ اہلحدیث الفاظ ظاہری کے معنی سمجھ کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں اور حدیث کے اصل مطلب تک نہیں پہنچے۔ دیکھو شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی "انصاف" میں فرماتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث میں اکثر ان میں جہلا ہیں وہ حدیثوں کو کچھ نہیں سمجھتے ہیں وہ بالکل نادان ہیں۔ (نوٹ یہ عربی عبارت بھی ترجمہ یاد پر کیا ہے) دیکھو عبداللہ بن عمر غسل کرتے تو سارے بدن پر پہنچانے کے علاوہ پلکوں کو الٹ کر پانی پہنچاتے تو کیا غسل میں ان کے اندر پانی پہنچا ناضروری ہے "

اقول۔ تسویہ صفوف کے بارہ میں جو حدیثیں ہیں اس کو نقل کرکے جواب دیتا ہوں۔ دو حدیثیں وہی ہیں جن کو مجیب نے نقل کیا ہے۔

(۳) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ اعنی ابی داؤد صححہ ابن ابی خزیمۃ والحاکم عنہما و لفظہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ۔ ترجمہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو سیدھی کرو اور مونڈھے کو مونڈھے کے مقابل کرو اور قدموں کے درمیان کشادگی بند کرو اور فرجوں کو شیطان کے آنے کے لئے مت چھوڑو اور جو صف کو ملائے اللہ اس کو ملائے اور جو صف کو قطع کرے اللہ اس کو قطع کرے یہ حدیث ابوداؤد میں ہے اور ابن خزیمہ اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

(۴) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوٰۃ رواہ البخاری ومسلم وابن ماجۃ وغیرہم وفی روایۃ للبخاری فان تسویۃ الصف من اقامۃ الصلوٰۃ۔ ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے اپنی صفوں کو خوب برابر کرو کیونکہ صف کی برابری سے نماز کامل ہوتی ہے۔ یعنی اگر صف سیدھی نہ ہوگی تو نماز ناقص ہوگی یہ حدیث بخاری ومسلم اور ابن ماجہ میں ہے۔ اور علاوہ ان کے اور کتابوں میں ہے۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ صفوں کو خوب برابر کرو کیونکہ تسویہ صف نماز کو قائم کرتا ہے۔ یعنی اگر صف سیدھی نہیں ہوئی تو نماز قائم نہیں ہوئی

(۵) رواہ ابوداؤد ولفظہ ان رسول اللہ صلعم قال رصوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل من خلل الصف کانہا الحذف ورواہ النسائی وابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحہما نحو روایۃ ابی داؤد۔ ترجمہ۔ ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ اور اس کا لفظ یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو اور مل جاؤ اور قریب ہوجاؤ اور گردنیں مقابل میں رہیں پس قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں مری جان ہے ضرور میں شیطان کو صف کے درمیان داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں جیسے ایک بط ہے۔ اور اس کو نسائی نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی صحیحین میں روایت کی ہے۔

(۶) بخاری میں ہے۔ عن انس بن مالک قال اقیمت الصلاۃ فاقبل علینا رسول اللہ صلعم بوجہہ فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظہری۔ ترجمہ۔ انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نماز کی اقامت کی گئی تو ہماری طرف رسول اللہ صلعم نے اپنا رخ کرکے فرمایا کہ اپنی صفوں کو سیدھی کرو اور خوب مل جاؤ کہ فرجہ باقی نہ رہے کیونکہ میں تم لوگوں کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ فتح الباری میں ہے۔ تراصوا ای تلاصقوا بغیر خلل۔ یعنی بغیر فرجہ کے مل جاؤ۔

(۷) عن عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلعم من سد فرجۃ من خلل الصف بنا اللہ لہ بیتا فی الجنۃ۔ ترجمہ۔ عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو صف کے درمیان کی کشادگی کو بند کرے تو اللہ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا۔ یہ حدیث جمع الفوائد میں ہے۔

(۸) فی البخاری وقال النعمان بن بشیر قال فی فتح الباری ھذا طرف من حدیث اخرجہ ابوداؤد وصححہ ابن خزیمۃ من روایۃ ابن القاسم الجدلی واسمہ حسین بن حریث قال سمعت النعمان بن بشیر یقول اقبل رسول اللہ صلعم علی الناس بوجہہ فقال اقیموا صفوفکم ثلثًا واللہ لتقیمن صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم قال فلقد رایت الرجل منا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وکعبہ بکعبہ واستدل بحدیث النعمان ھذا علی ان المراد بالکعب فی ایۃ الوضوء العظم الناتی فی جانبی الرجل وھو عند ملتقی الساق والقدم وھو الذی یمکن ان یلزق بالذی بجنبہ خلافا لمن ذھب ان المراد بالکعب موخر القدم وھو قول شاذ ینسب الی بعض الحنفیۃ ولم یثبتہ محققوھم۔ ترجمہ بخاری میں ہے اور کہا نعمان بن بشیر نے فتح الباری میں کہا کہ یہ حدیث اس حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو ابوداؤد نے نکالا ہے اور اس کو ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے ابن قاسم جدلی کی روایت سے اور ان کا نام حسین بن حریث ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نعمان بن بشیر سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلعم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفوں کو خوب سیدھی اور درست کرو اسکو تین بار فرمایا خدا کی قسم اپنی صفوں کو خوب سیدھی کرو اگر ایسا نہ کروگے تو اللہ تمہارے دلوں کے درمیان اختلاف ڈال دیگا تو نعمان نے کہا کہ میں نے خود اپنے مردوں سے دیکھا وہ اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ اور اپنے ٹخنے کو اپنے ساتھی کے ٹخنے کے ساتھ چسپاں کرتا ہے۔ اس حدیث سے یہ بات سمجھی گئی ہے کہ آیۃ وضوء میں

معجم الفرقان · الفاظ قرآنی ... (عہ)

جو لفظ کعب ہے۔ اس سے وہ ہڈی مراد ہے جو پاؤں کے اوپر دونوں جانب ابری رہتی ہے۔ اور وہ ساق وقدم کے ملتقیٰ کے پاس ہے۔ اور وہی ہڈی ایسی ہے جس کو اپنے بازو کے متصل کے ہڈی کے ساتھ ملاسکتا ہے۔ برخلاف اس کے بعض نے کعب سے موخر القدم کا حصہ مراد لیا ہے یہ قول شاذ ہے اور اس کو بعض حنفیہ کی طرف نسبت کیا ہے حالانکہ اسکے محققین نے اس کو ثابت نہیں کیا۔

(باقی آئندہ)

عرس

(بقلم مولوی محمد سلیمان صاحب سوداگر چکر دھر پور)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

مزاروں پر بھلا جاتے ہو تم تو مدعا لیکر   مگر یہ نذریاں جاتی ہیں کیا جرم وخطا لیکر
یا جاتی ہیں برائے نذر قلب پارسا لیکر   یا خوش کرنے کو روح خواجہ سامان غنا لیکر
حضور خواجہ آخر کیکے کیا جاتی ہیں نذرانے

مزاروں پر تو خود پردہ نشینوں کو بھی لے جاؤ   پھریں بے پردہ ہوکر شوق سے لیکن نہ شرماؤ
کوئی گر معترض ہو تو زیارت کی سند لاؤ   ہو منشا اس سے شارع کا کوئی تم ضد پراڑجاؤ
مگر ہرگز نہ پائیں عیدگاہ عیدین میں جانے

تعجب ہے کہ اک پردہ نشیں مشہور باعصمت   نہ دیکھی ہو کبھی غیروں نے جسکی آجتک صورت
مزاروں پر ہجوم مرد میں پھرتی ہو بازینت   جمال وحسن کی اسکے تماشائی بنے خلقت
وہ جائے گویا عاشق طبع دل پر تیر برسانے

ہے آخر کیا سبب اسکا سمجھ میں کچھ نہیں آتا   کہ ہوں اپنے گھروں میں یہ تو ہو باقاعدہ پردہ
جمال اسکی نہ ہو مارے پرندہ پر وہاں اپنا   مزاروں پر مگر احساس دلمیں کچھ نہ ہو اس کا
کہ پاس آئیں مجاور ہاتھ ان پر رکھ کے جھکوانے

عقیدتمند ہی جائیں بزرگوں کے مزاروں پر   ہمیں خود ہی نہ ہو حد ادب یاں کوئی باہر
وقوعے پھر بھی ہوں بدکاریوں کے گر وہاں اکثر   تو الزام اسکا تھوپا جائیگا کسطرح غیروں پر
مگر در اصل یہ تو ہر عقیدت مند ہی جانے

سمجھ میں یہ نہ آیا کسکو کہتے ہیں ادب کرنا   یہ گستاخی یا بے ادبی بزرگوں سے نہیں ہے کیا
کہ خواجہ نہ ملا اتنا تو کلسیں توڑ ڈالوں گا   نہ پاؤں گا مراد اپنی تو ہرگز میں نہ جاؤنگا
مزاروں پر یہ کیا جاتے ہیں یوں خواجہ کو دھمکانے

اسی کو دین سمجھا ہے یہی اسلام ہے گویا   کہ جسکے جی میں جو آئے ہو تابع شوق سے اس کا
خدا ہی سے تعلق نہ رسول اللہ سے ان کا   محض دھوکا ہے دم بھرنا ولی اللہ سے الفت کا
ہیں جب اعمال تعلیم شریعت سے جدا لگانے

ہر اک آوارہ ناکارہ کو اسمیں اب سہولت ہے   کہ بن جائے ولی تو دور پھر افلاس وغربت ہے
سنر کی کچھ ہے حاجت نہ مشقت کی ضرورت ہے   نہ دنیا میں کوئی اس سے فزوں آسان صنعت ہے
ولی بن جائے کوئی تو ہے کون ایسا جو نہ مانے

کوئی کہتا ہے ہوں آزاد احکام شریعت سے   صلوٰۃ وصوم کو کوئی لغو کہتا ہے نفرت سے
کسی کو زعم ہی ہے عالم قرآن وسنت ہے   کوئی ہر گفتگو میں طعن دیتا ہے حقارت سے
کہ اسرار تصوف کیا بھلا جانیں یہ مُلّانے

بھلا اس سادہ لوحی کا کہیں کوئی ٹھکانا ہو   ہے نظروں میں ولی وہ چال جسکی وحشیانہ ہے
ہے شاہد جس کی ہر حرکت کہ حرکت ملحدانہ ہے   زباں پر جسکے ہر اک لفظ لفظ مشرکانہ ہے
غضب ہے اب ولی ہونے لگے ایسے بھی دیوانے

تمیز اولیا بھی کیا رہا ان میں نہ اب باقی   کہ ہر فعال دیوانہ ہے نظروں میں ولی ان کی
کہ ادنیٰ شے ہے کوئی ذہن میں انکے ولایت بھی   یا ان دیوانوں ہی کیطرح ہستی اولیا کی تھی
ولی مانے کسی کو تو عمل سے بھی تو پہچانے

ولی کا فعل کوئی کب شریعت سے جدا ہوگا   وہ سو جاں سے کتاب اللہ وسنت پر فدا ہوگا
وہ ہر اک گفتگو میں عاشق نام خدا ہوگا   زباں پر یا علی ہوگا نہ کلمہ غوث کا ہوگا
زباں پر ہوگا تو نبی ہوگا چاہا گر یوں اللہ نے"

خدا کی شان بھی اپنی طرح کیا عاجزانہ ہے   یا اللہ تک رسائی اولیا کی حاکمانہ ہے
یا دخل انکا مشیت میں خدا کی جابرانہ ہے   یا حیثیت ہے ایک انکی تعلق ہمسرانہ ہے
کہ چارہ ہی نہ ہوگا ان کی بات اللہ کو بن مانے

خدا کہتا ہے تم مجھ سے کہو میں سب کی سنتا ہوں   کوئی مانگے تو میں ہر مانگنے والے کو دیتا ہوں
جو مجھ کو چھوڑ کے تکتے ہیں انہیں محبوب رکھتا ہوں   جو مجھ سے پھیرتے ہیں رخ تو رخ میں پھیر لیتا ہوں
مگر یہ ہیں کہ اوروں ہی سے بگڑی جائیں بنوانے

خدا پیار کرے ہم کو عبادت کیلئے اپنی   مگر اک تو عبادت ہی سے ہم غفلت کریں اس کی
نہ رکھیں بعد اسکے دلمیں اسکی کوئی پروا بھی   دلیری سے کریں بلکہ ہم اسکے ساتھ گستاخی
کہ کافی اولیا ہیں گر نہ بخشا ہم کو اللہ نے

سلیماں ختم کر کافی ہے تیری اتنی ہی تقریر   دعا کر نظم میں تیری خدا پیدا کرے تاثیر
کشش ایسی ہو اسمیں دلربائی اسمیں ہو تسخیر   کہ احساس شریعت قوم مسلم کا ہو دامنگیر
تجھے چاہے بھلا جانے کوئی چاہے برا جانے

رحمۃ للعالمین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان مرحوم پٹیالوی نے مرتب ومدون کی ہے۔ اس کے متعلق محدثین مورخین صلحاء علماء وغیرہ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڑھ اور جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ حصہ اول ۲۔ دوم ۲ـ۔ سوم ۲ـ۔ علاوہ محصول ڈاک۔ منگانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تفسیر القرآن، مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب عربی (۳۴۸) زبان میں بے نظیر تفسیر ہے۔ قیمت ۱۲ (مجلد)

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۲)

گذشتہ پرچہ میں صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ نقل ہوئے ہیں جن میں ذکر ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو دیکھا کہ ایک خاص مکان کی تلاش میں جا رہے ہیں تو منع فرمایا۔ اب اس کے آگے ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

پس ان احادیث اور ارشادات حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم و ائمہ کرام علماء عظام سے مولوی نعیم الدین کا خود طبع زاد مخالف شریعت ہونا اور تقویۃ الایمان کا صدق مطابق احادیث و ائمہ امت سے واضح ہوگیا کیونکہ عبادت اور قرب حق تعالیٰ برکت حاصل کرنے کے لئے یہی تین مساجد عالم میں مخصوص ہیں جن کے لئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ خانہ کعبہ معظمہ میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں ایک ہزار یا پچاس ہزار نمازوں کا ثواب جس میں زیارت مرقد مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم و مزارات حضرات صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم کے فضائل و برکات بھی شامل نقد وقت ہیں۔ اور اتباع احادیث و شریعت اور مساجد اللہ الحرام کا حفظ مراتب الامر فوق الادب کا مقتضی ہے۔ اور مسجد بیت المقدس میں پانچسو نمازوں کا ثواب ہے علیٰ ہذا دیگر بکثرت فضائل و برکات ہیں کہ یہ حصہ متبعین سنت کا ہی حصہ ہے نہ مبتدعین ضالین کا۔

اب مریدوں اور طالب علموں کا پیر و استاد کے یہاں اور حضرات صحابہ اور محدثین کا احادیث کی تلاش میں بڑے بڑے سفر فرمانا اسی طرح احباب و اقارب کی ملاقات کو سفر کرنا تجارت و کاروبار وغیرہم کے لئے جانا نصوص آیات و احادیث سے صراحۃً ثابت اور تقرب الی اللہ کا باعث ہے۔ چنانچہ قرآن پاک پارہ گیارہ سورہ توبہ میں ارشاد ہے۔ وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون. یعنی اور اس طرح نہیں کہ مسلمان سارے کوچ میں نکلیں تو کیوں نہ جاوے ہر فرقہ میں سے ان کا ایک گروہ تا سمجھ پیدا کریں دین میں اور تا خبر پہنچاویں ڈراویں اپنی قوم کو جب وقت واپس آویں ان کی طرف شاید کہ وہ لوگ بچتے رہیں۔" اور پارہ ۲۲ سورہ فاطر میں ارشاد ہوا۔ وتستخرجون حلیۃ تلبسونہا وتری الفلک فیہ مواخر لتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون. یعنی اور نکالتے ہو (دریاؤں میں سے) گہنا زیور موتی جسکو پہنتے ہو اور تو دیکھے جہاز ان میں چلتے ہیں پہاڑتے ہوئے تا تلاش کرو اسکے فضل سے اور شاید تم شکر گذار ہو۔

اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم الحدیث (مصفے شرح موطا صـ) یعنی قریب ہے کہ ماریں گے لوگ اونٹوں کے جگر یعنی سفر کریں گے اونٹوں پر اور تیز روی سے چلاویں گے ان کو علم کی طلب میں۔

پس اس کو اس پر قیاس کرکے مولوی نعیم الدین کا محض فریب سے لوگوں کو گور پرستی میں مبتلا کرنا ہے۔ اگر ان سفروں کی مانند قبروں کے لئے سفر کرنا باعث اجر اور ثواب ہوتا تو کسی حدیث کسی صحابی سے بسند صحیح صریح مولوی نعیم الدین کو ثابت کرنا لازم تھا جو احادیث صحیحہ مرفوعہ صحیحین پر راجح ہوتا اگر ممکن ہوتا تو کر دکھاتے فمن ادعیٰ فعلیہ البیان۔

قولہ صـ۱۵۔ مگر مقصود اس بیدین کا اس سفر کو شرک بتانا ہے جو سرمایہ سعادات و ذخیرہ برکات ہے یعنی بقصد زیارت مدینہ طیبہ کا سفر۔ چنانچہ لکھتا ہے "کسی کی قبر یا چلہ یا کسی کے تھان پر جانا اور دور سے قصد کرنا اور سفر کے رنج و تکلیف اٹھاکر میلے کچیلے ہوکر وہاں پہنچنا اور وہاں جاکر جانور چڑھانے اور منتیں پوری کرنی اور کسی قبر یا مکان کا طواف کرنا اور اسکے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اکھاڑنا اور اسی قسم کے کام کرنے اور ان سے کچھ دین و دنیا کے فائدے کی توقع رکھنی یہ سب شرک کی باتیں ہیں۔ (تقویۃ الایمان صـ۴۵)

اب وہابی جہاں کہیں کا سفر کریں تو شکار کرتے درخت کاٹتے، گھاس اکھاڑتے پھرا کریں ورنہ تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہوجائیں گے۔ تقویۃ الایمان صـ۱ میں نامعقول باتوں سے بچنے کو بھی شرک بتایا ہے تو فرض ہوا کہ وہابی جب سفر کرے تو ضرور نامعقول باتیں کیا کرے ورنہ تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہوجائے گا۔ کم بختوں کی عقلوں پر پردے پڑ گئے ہیں جو ایسی بیہودہ کتاب کو اپنا دین بنائے ہوئے ہیں۔"

اقول۔ ناظرین اہل انصاف نے ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز عبارت تقویۃ الایمان میں سفر مدینہ طیبہ کے شرک ہونے کا ذکر تک نہیں ہے یہ محض مولوی نعیم الدین کی تکبندی اور فریب کاری ہے۔ بلکہ جو لوگ دور دور سے قصد کرکے مثل تعظیم و تکریم خانہ کعبہ کی خصوصیات کے بتقریب غیر اللہ کسی کی قبر پر چلہ یا تھان پر جاکر جانور چڑھاتے منتیں پوری کرتے طواف کرتے اس کے جنگل کا ادب کرکے شکار نہیں کرتے درخت نہیں کاٹتے ہیں ان پر شرک عائد ہوجاتا ہے۔ چنانچہ معراج الدرایہ معتبر فقہ حنفیہ میں مرقوم ہے۔ و طاف حول مسجد سوی الکعبۃ الشریفۃ یخشی علیہ الکفر انتہی (صواعق صـ۲۴) یعنی اگر طواف کرے کسی مسجد کے گرد سوائے کعبہ شریف کے تو اس پر کفر کا ڈر ہے۔

پس جبکہ مسجد کے طواف پر خوف کفر ہے تو کسی دوسری جگہ کے لئے خصوصیات کعبہ معظمہ کو تقربًا عمل میں لانا کس درجہ کھلا ہوا شرک و کفر ہوگا۔ مگر یہ سب کچھ مولوی نعیم الدین کی منگھڑت شریعت میں ایمان سمجھا گیا ہے۔ علیٰ ہذا نامعقول باتیں تو ہر وقت ہر جگہ کرنا منع ہیں مگر خانہ کعبہ کی حرمت و عظمت کے لئے وہاں بہت زائد بری ہیں کیونکہ وہاں کا اجر و ثواب جس طرح زائد ہے گناہ و نامعقول کام بھی زیادہ برے ہیں۔ حق تعالیٰ قرآن پاک سورہ بقر میں فرماتے ہیں۔ فمن فرض فیہن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج. یعنی پھر جس نے

... القرآن ... (۹۳۴) ...

لازم کر لیا ان میں سے حج کرنا تو بے پردہ ہونا عورت سے نہیں ہے نہ گناہ کرنا نہ جھگڑا کرنا۔

معلوم ہوا خانہ کعبہ کی عظمت کے لئے بعض حلال امور بھی حرام فرما دیئے گئے۔ چنانچہ فرمایا ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہٗ۔ یعنی اور حجامت نہ کرو سر کی جب تک پہنچ نہ چکے قربانی اپنے ٹھکانے پر۔"

اب مولوی نعیم الدین کا اپنی بے عقلی سے یہ کہنا کہ جہاں کہیں کا سفر کریں تو شکار، درخت گھاس کاٹنے اور اکھاڑنے بھرا کریں ضرور نا معقول باتیں کیا کرے۔ محض بیہودہ گوئی سے کلام رب العزت تعالیٰ شانہٗ کی جناب میں مضحکہ پن ہے۔

قولہ ص ۱۵۵ و ۱۵۶۔ "اب احادیث ملاحظہ کیجئے تو اس بے دینی کا بطلان ظاہر اور معلوم ہو کہ معاند بدبخت زیارت روضہ طاہرہ سے روکنے کے لئے یہ تمام بکواس کر رہا ہے۔ حدیث ۱ من زار قبری وجبت لہٗ شفاعتی۔ حدیث ۲ من زار قبری حلت لہ شفاعتی حدیث ۳ من جاء نی زائرا لا تعملہ حاجتہ الا زیارتی کان حقا علی ان اکون لہ شفیعا یوم القیامۃ حدیث ۴۔ من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔ حدیث ۵ من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی۔ خلاصۃ الوفا ص۱۴ و ص۴۲۔ حدیث ۶ من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیمۃ (مشکوٰۃ ص۲۴۰)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ زیارت روضہ طاہرہ کے لئے قصد کر کے حاضر ہونا اور اس سے دینی نفع کی توقع رکھنا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہے۔ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک بتایا ہے۔ معاذ اللہ آستانہ کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگنے اور التجا کرنے کو بھی شرک کہتا ہے باوجودیکہ یہ آداب زیارت میں سے ہے۔ مفصل بیان ص۳۵ سے ص۴۲ تک گذر چکا ہے۔ اب یہ بھی دیکھئے کہ مدینہ طیبہ کے گرد و پیش کے جنگل کو محترم کس نے فرمایا حرم کس نے بنایا وہاں شکار کرنے درخت کاٹنے گھاس اکھاڑنے سے کس نے منع کیا۔ یہ جاہل بدلگام خاکش بدہن مشرک کس کو کہہ رہا ہے۔ حدیث ۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی احرم بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھا او یقتل صیدھا۔ (مشکوٰۃ ص۲۲۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ کے دونوں سنگستانوں کے مابین حرام کرتا ہوں اس کے خاردار درختوں کا کاٹنا اور اس کے شکار کو مارنا۔ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک لکھا ہے۔ بے دینوں سے پوچھو کہ ان کے عقیدہ فاسدہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی شرک ہے تو پھر توحید کیا وہ شیطان سے سیکھیں گے۔"

اقول ہرگز ہرگز تقویۃ الایمان میں زیارت مدینہ طیبہ اور اس کے حرم محترم ہونے کو جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے معاذ اللہ شرک و ممنوع نہیں لکھا اس میں اس کے متعلق ایک حرف تک نہیں ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین المفترین۔ یہ محض مولوی نعیم الدین کا اتہام اور بغض و عناد ہے۔ علاوہ ھذا روایات ۱ لغایۃ ۵ منقولہ مولوی نعیم الدین بلا سند و صحت کے عند المحدثین قابل حجت نہیں ہو سکتیں جبکہ ائمہ محدثین رحمہم اللہ نے ان پر حکم ضعف اور موضوعیت کا دیا ہے۔ چنانچہ فوائد المجموعۃ فی احادیث الموضوعۃ ص۴۲ میں مرقوم ہے۔

حدیث من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔

قال فی المقاصد ان ابن خزیمۃ اشار الی تضعیفہ ورواہ البیہقی بلفظ کمن زارنی فی حیاتی وضعفہ وروی من زار قبری کنت لہ شفیعا قال النووی انہ موضوع لا اصل لہ قالہ السیوطی فی الذیل وکذا ماروی بلفظ لم یزرنی فقد جفانی فانہ قال الصغانی ایضا ھو موضوع وکذا قال الزرکشی و ابن الجوزی۔

نیز روایت ص۳ میں مسلمہ بن سالم الجہنی اور عبد اللہ بن عمر العمری واقع ہیں۔ فاما مسلمۃ بن سالم الجہنی البصری فقال ابوداؤد السجستانی انہ لیس بثقۃ نص علیہ الحافظ ابن حجر فی اللسان واما عبد اللہ بن عمر العمری فقال الترمذی فی جامعہ انہ لیس بالقوی عند اہل الحدیث وقال احمد کان یزید فی الاسانید ویخالف وکان یحیی بن سعید یضعفہ وقال عبد اللہ بن علی بن المدینی عن ابیہ ضعیف وقال یعقوب بن شیبۃ فی حدیث اضطراب وقال النسائی ضعیف الحدیث کذا فی تہذیب الکمال وغیرہ من کتب اسماء الرجال۔

اور حدیث ۵ میں حسن بن الطیب اور حفص بن سلیمان واقع ہیں۔ فاما حسن بن الطیب فقال البرقانی انہ ذاھب الحدیث وقال الدارقطنی لا یساوی شیئا حدث بما لا یسمع وعن مطین انہ کذاب واما حفص بن سلیمان فکان واھیا فی الحدیث وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ انہ متروک الحدیث وقال ابن معین لیس بثقۃ وقال البخاری ترکوہ وقال ابو خثیم متروک لا یحتج بہ وقال ابن خراش کذاب یضع الحدیث کذا فی میزان الاعتدال للامام الذہبی انتہی صواعق ص۳۵ وقال الحافظ ابن الحجر عسقلانی اکثر متون ھذا الاحادیث موضوعۃ۔ کذا فی ھدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل ص۳۰۰ مع التفصیل فمن شاء فلیراجع۔"

پھر جبکہ باوجود صحاح خصوصاً صحیح بخاری و صحیح مسلم اور موطا امام مالک کتب طبقہ اولیٰ کی احادیث صحیحہ لا تشد الرحال کے جن میں سفر مدینہ طیبہ مسجد نبوی کی زیارت کا فرمان ہے ان کو چھوڑ کر روایات ضعیفہ و موضوعہ جن کو ائمہ محدثین حاملان دین نقادان فن حدیث نے ضعیف و موضوع قرار دیا ہے استدلال میں لانا محض مولوی نعیم الدین کی بددیانتی اور تعصب اہل حق ائمہ سے عناد کا باعث ہے۔ (باقی)

تقویۃ الایمان۔ جدید اڈیشن معترضین کے اعتراضات (۴۴) کا جواب بکس سائز۔ قیمت ۱۲ (...)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

تعاقب اخبار اہلحدیث ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ میں آپ کا فتویٰ زکوٰۃ در تعمیر مساجد درج ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ مصرف زکوٰۃ حضرت کے زمانہ میں یا خلفا الراشدین کے زمانہ میں مساجد پر صرف کر دینا ثابت مدلل فرماویں کہ کسی اصحاب کرم نے مسجد پر زکوٰۃ خرچ کی تھی یا نہیں اگر ان دونو زمانوں کے سوا مصرف زکوٰۃ مساجد پر نہیں خرچ ہوئی تو آپ کا فتوے زکوٰۃ مسجد پر صرف کرنا خلاف حدیث ہے۔ (الراقم حافظ عبدالحی اہلحدیث از ٹوہانہ ضلع حصار۔ خریدار اہلحدیث)

جواب تعاقب میں نے عربیت کے قواعد سے آیت کے معنے کئے ہیں اور حوالہ بھی مذہب محدثین کا دیا ہے۔ اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں سائل کو شاید یہ خبر نہیں کہ اس کے اس فقرے (خلاف حدیث ہے) کے کیا معنے ہیں۔ خلاف حدیث وہ بات ہوتی ہے جو حکم حدیث کی نقیض ہو یعنی حدیث ایک حکم بتائے اور یہ اس کو توڑے۔ ایسا ہے تو آپ وہ حدیث پیش کریں جس میں مذکور ہو کہ زکوٰۃ مسجد پر نہ لگائی جائے۔ پھر کہا جائے گا کہ میرا فتویٰ حدیث کے خلاف ہے۔ اس صورت میں میں رجوع کروں گا۔ لیکن جو صورت یہاں ہے وہ حدیث کے خلاف نہیں۔ اللہ اعلم۔

س ۱۶۰ } زید اور بکر دو چچا زاد بھائی ہیں دونوں کی شادیاں ہو چکی ہیں اور ہر دو کے ہاں ایک دو اولادیں بھی ہیں۔ زید چھوٹا ہے اور بکر بڑا۔ بکر کے ایک دو اور بھی بھائی ہیں لیکن زید اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اوائل عمر میں لوگوں نے بکر کی .... بابت زید پر تہمت لگائی جس کے باعث زید اور بکر کے درمیان ناراضگی پیدا ہو کر بول چال بند ہو گئی چونکہ بکر کا والد زندہ ہے اور وہ اپنے لڑکوں کو ساتھ لیکر بول چال اور لینا دینا بند کر بیٹھا۔ بعد چند سال کے زید اور بکر اور بکر کی اولاد آپس میں راضی ہو گئے صرف بکر کا باپ اور اس کا ایک لڑکا ناراضگی پر قائم رہے جس کو عرصہ قریباً پندرہ سال گزر چکا ہے اب زید چاہتا ہے کہ ناراضگی کو ختم کر دیا جاوے اور از روئے شریعت زید کو معافی دیکر آپس میں راضی ہو جاویں۔ لیکن بکر کا باپ اور اس کا بھائی نہیں مانتے۔ حالانکہ گاؤں کے بہت آدمی کوشش کر چکے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ زید شریعت کے ماتحت خدا تعالیٰ کی سزا کا مستوجب ہے کہ نہیں؟

(عبدالعزیز اہلحدیث از کوٹلی لوہاراں مغربی)

ج ۱۶۰ } حدیث شریف میں آیا ہے روٹھنے والوں میں سے جو سلام کر دے وہ بری ہے۔ جو سلام کو نہ مانے وہ قصوروار ہے۔

(ابو الفضل غریب فنڈ)

س ۱۶۱ } ایک دیہات کے مسلمانوں نے بماتحت سردار قوم پابندی نماز کی آپس میں بندش کی منجانب پنچائت تارک نماز اور بلا عذر مسجد میں آکر نماز نہ پڑھنے والوں پر فی وقت ۱ے جرمانہ مقرر کیا گیا تا کہ حتی الوسع لوگ ترک صلوٰۃ کے مرتکب نہ ہوں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ زید بالقصد مسجد میں بعض وقت کی نماز نہیں پڑھتا اور نماز جمعہ بھی دوسری بستی میں جا کر پڑھتا ہے اور امام پر خود تراشیدہ الزام لگاتا ہے۔ اتفاق سے ایک روز مجمع عام میں بموجودگی صاحب سردار زید سے اس کی گفتگو نکل آئی تو زید نے حد درجہ جسارت و بیباکی سے نہایت پر زور لہجے میں کہا کہ میرے نزدیک گھر میں نماز پڑھنا مسجد کے نماز پڑھنے سے بہتر ہے"۔ مگر زید سے جب اس کی دلیل پوچھی گئی تو صاف لفظوں میں جواب دیا کہ "چونکہ میں نے گھر میں بعض وقتوں کی نماز پڑھنے کی منت مانی ہے اس لئے گھر میں ادا کرتا ہوں"۔ زید کی اس قسم کی الٹ پھیر اور لایعنی باتیں سن کر اور شریعت غرا کی تحقیر و تضحیک دیکھ کر سردار صاحب برداشت نہ کر سکے مارے غصے کے مجمع سے اٹھ کر چلے گئے۔ مگر بجائے اس کے کہ زید پر سردار صاحب کے اس معنوی ناراضگی کا کچھ مفید اثر ہوتا حد درجہ مضر ہوا اور دن دونی رات چوگنی سرکشی و جسارت اور بیباکی بڑھ کر خود جماعت میں ایک خلفشار پیدا ہو گیا۔ آخرش جماعت کے کارکن افراد نے محسوس کیا کہ اگر زید کی باتوں اور ناشائستہ حرکتوں کا جلد از جلد کوئی قطعی فیصلہ نہ کیا گیا تو مرض متعدی اور جراثیم متجاوز ہو جائینگے۔ چنانچہ ہفتہ کے اندر ہی باقاعدہ کمیٹی بیٹھی اور زید سے باز پرس ہوئی تو آج زید نے ایک دوسرا پہلو اختیار کرتے ہوئے یہ جواب دیا۔ "چونکہ امام صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں یہ بیان کیا ہے کہ تارک جماعت کافر ہے اور خود ترک جماعت کر کے گھر ہی میں نماز پڑھتے ہیں اس لئے میں بھی پڑھتا ہوں نیز ان حرکتوں سے مری غرض یہ بھی ہے کہ امام صاحب کے قول و فعل کی بھی باز پرس کی جائے"۔ ہاں یہ بھی واضح رہے کہ زید کے ان ہر دو اتہام ماسبق کی نہ جماعت کے کسی فرد نے تصدیق کی اور نہ خود امام صاحب اسکے قائل ہوئے کہ تارک نماز جماعت کافر ہے اور نہ ہی خطبہ جمعہ میں انہوں نے یہ بیان کیا اور نہ امام صاحب کا گھر میں نماز پڑھنا ثابت ہو سکا۔ لہٰذا پنچائت کی طرف سے زید کو پانچ روپے جرمانہ اور پانچ جوتے سزا کا حکم صادر کیا گیا۔ جوتے تو فوراً ہی لگا دئے گئے لیکن جب روپیہ طلب کیا گیا تو زید نے انتہائی سرکشی سے جواب دیا کہ "ہم جرمانہ ہرگز نہیں دینگے پنچائت جو کچھ کر سکتے کر لے وغیرہ"۔ حتیٰ کہ زید کے ایک عزیز نے معاملہ رفع دفع کرنے کے خیال سے یہاں تک ایثار کرتے ہوئے کہا کہ اگر زید نہیں دیتا تو ہم اس کی عوض اپنے پاس سے ۵ جرمانہ ادا کر دیں۔ مگر اس پر بھی باوجود انتہائی افہام و تفہیم اور ہر طرح کے نشیب و فراز دکھلانے کے جب کسی طرح راضی نہ ہوا تو جماعت نے زید سے ترک موالات کا اعلان کر دیا۔ اور یہاں کی جماعت کا ہمیشہ سے یہی دستور ہے کہ جب مجرم کسی طرح قابو میں نہیں آتا تو اسے اسیطرح قابو میں لایا جاتا ہے۔ لہٰذا فی الحال اصلی و صحیح واقعات کا لب لباب اور خلاصہ پیش خدمت کر کے سوال ہے کہ پنچائت کا فعل مذکورہ و کارروائی قابل ملامت و ظلم ہے یا زید کی حرکتیں مذموم و قابل سزا ہیں؟

ج ۱۶۱ } زید نے ابتدا میں سرداری تسلیم کی

ahmadimuslim.de

متفرقات

"قادیانی مذہب" حیدرآباد دکن میں جو قادیانی تحریک کی مخالفت جاری ہے اس کا ثبوت اس کتاب کی اشاعت سے ملتا ہے کہ یہ تیسری بار طبع ہوئی ہے۔ ہر طبع میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ تیسری مرتبہ صفحات ۴۰۰ تک پہنچ گئے ہیں ہر قسم کے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ زبان شستہ۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ اچھا۔ قیمت ۶؍۔ ملنے کا پتہ۔ کمال احمد فاروقی بیت السلام حیدرآباد دکن۔

احکام زوجیت نکاح وغیرہ کے مسائل۔ بیوی، خاوند کے حقوق کا ذکر آسان اور شستہ الفاظ میں۔ قیمت ا؍۔ پتہ۔ مولوی عبداللہ صاحب مستری امرتسر شریف گنج۔

زلازل ہندوستان اور متنبی قادیان زلزلہ کا سبب ترک جہاد ہے جو قادیانی نے منسوخ کیا حوالجات مرزا پر بحث۔ قیمت ۶ پائی۔ پتہ مذکور۔

مکرر یاددہانی ذیل میں جن خریداروں کے نمبر خریداری درج ہیں ان میں جن کی قیمت ۲۵ جولائی تک وصول نہ ہوگی یا مہلت و انکار وغیرہ کی اطلاع موصول نہ ہوگی ان کے نام ۲۷ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا

ضروری نوٹ اگر کوئی صاحب گھر پر موجود نہ ہوں یا وی پی وصول نہ کر سکتے ہوں تو وہ مہربانی کر کے وی پی کا اطلاعی کاغذ ضرور وصول کر لیں۔ اس طرح وی پی ایک ہفتہ تک ڈاکخانہ میں امانت رہ سکتا ہے۔ بصورت وی پی واپس کر دینے سے بدرجہا بہتر ہے

وی پی واپس نہ کریں کیونکہ فی وی پی ۳؍ نمبر رجسٹری دفتر کی گرہ سے خرچ ہوتا ہے جو بصورت واپسی دفتر کو نقصان عظیم کا باعث ہوتا ہے۔

۸۱۳ - ۸۸۷ - ۲۵۳۹ - ۲۸۵۹ - ۳۱۵۷ - ۳۲۹۰ - ۳۶۰۹ - ۳۶۳۷ - ۴۳۳۲ - ۴۵۲۵ - ۵۳۲۰ - ۵۵۹۱ - ۱۳۳۶ - ۶۳۴۲ - ۶۵۴۵ - ۶۹۲۴ - ۷۴۳۷ - ۷۴۵۳ - ۷۴۶۰ - ۷۸۷۴ - ۸۰۰۳ - ۸۳۵۷ - ۸۳۶۲ - ۸۴۸۰ - ۸۵۱۸ - ۸۵۳۶ - ۸۵۴۷ - ۸۵۷۸ - ۸۹۷۰ - ۹۰۱۱ - ۹۰۱۹ - ۹۰۶۸ - ۹۲۴۲ - ۹۴۴۸ - ۹۴۶۹ - ۹۸۶۱ - ۹۸۹۰ - ۹۹۰۸ - ۹۹۶۷ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۲۲۹ - ۱۰۲۳۷ - ۱۰۳۴۵ - ۱۰۴۱۴ - ۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ - ۱۰۶۲۹ - ۱۰۶۵۹ - ۱۰۶۷۹ - ۱۰۶۸۰ - ۱۰۶۸۲ - ۱۰۷۵۲ - ۱۰۸۸۴ - ۱۰۸۹۶ - ۱۰۹۰۱ - ۱۰۹۰۵ - ۱۰۹۴۳ - ۱۰۹۷۱ - ۱۰۹۷۳ - ۱۰۹۹۲ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۶۲ - ۱۱۱۸۵ - ۱۱۱۹۹ - ۱۱۲۰۱ - ۱۱۲۰۵ - ۱۱۲۶۰ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۴۰۵ - ۱۱۴۲۷ - ۱۱۴۳۴ - ۱۱۴۳۹ - ۱۱۵۳۷ - ۱۱۵۹۰ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۰۳ - ۱۱۶۳۲ - ۱۱۶۵۵ - ۱۱۶۶۰ - ۱۱۶۶۱ - ۱۱۶۶۷ - ۱۱۶۶۸ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۴ - ۱۱۶۸۰ - ۱۱۶۸۹ - ۱۱۶۹۰ - ۱۱۶۹۱ - ۱۱۶۹۶ - ۱۱۶۹۸ - ۱۱۶۹۹ - ۱۱۷۰۶ - ۱۱۷۳۴ - ۱۱۷۵۶ - ۱۱۷۵۸ - ۱۱۷۵۹ - ۱۱۸۰۱ - ۱۱۸۰۳ - ۱۱۸۸۲ -

جنازہ غائب بتاریخ ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ بروز جمعہ مولی مسجد علیگڈھ میں لارڈ ہیڈلے فاروق اور مولوی عبدالغفور غزنوی مرحومین کی نماز جنازہ غائبانہ جملہ حاضرین نے ادا کی۔ (مولانا حاجی) یونس خان دتاولی۔ از علیگڈھ۔

انتقال پرملال یہ خبر نہایت ہی رنج و افسوس سے سنی جائے گی کہ مولانا مولوی محمد امیرالدین صاحب جو گلے متوطن بھلہ ریاست جنجیرہ ضلع قلابہ نے ۵ جولائی ۱۹۳۵ء بروز جمعہ بوقت پانچ بجے صبح داعی اجل کو لبیک فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت کرے اور ان کے متعلقین و پسماندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ (جماعت المسلمین بھلہ)

نظام مساجد مسجدوں کو آباد کرنا ایمان کی علامت ہے اس لئے مسجد پر جو پیسہ خرچ ہو وہ سب خرچوں سے افضل ہے۔ رام پور (یو۔پی) سے ایک صاحب (صولت علی) کو خدا نے توفیق بخشی ہے کہ بذریعہ تحریرات مسلمانوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ ہر مسلمان مسجد محلہ میں کچھ نہ کچھ چندہ دیا کرے۔ چندہ نہ دے سکے تو کوئی نہ کوئی خدمت کرے۔ اس امر خاص کے لئے خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

صولت علی صاحب گھیر قلندر خان رامپور (یو۔پی)

تلاش کتب صحاح ستہ مترجمہ مولوی وحیدالزمان صاحب مرحوم کی مجھے ضرورت ہے لہذا ناظرین میں سے کوئی صاحب پتہ ذیل پر مطلع فرما دیں کہ یہ کتابیں کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہیں ممنون ہوں گا۔

حاجی محمد عمر محمد ظہور سلک مرچنٹ صدر بازار مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ۔

ضروری اعلان ہمارے ایک دوست جو نوجوان ہونہار عالم ہیں۔ درسیات میں نہایت بہتر استعداد و صلاحیت رکھتے ہیں۔ تفسیر، حدیث، ادب، منطق وغیرہ کا اچھی طرح درس دے سکتے ہیں۔ عربی و اردو تقریر میں بھی اچھی مہارت ہے۔ اس کے علاوہ ابتدائی انگریزی حساب، تاریخ وغیرہ کی تعلیم بھی دے سکتے ہیں۔

جن صاحبان کو ایسے نوجوان ہونہار عالم کی خدمات درکار ہوں وہ جلد سے جلد پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں (نوٹ) جہاں سے پہلے طلبی آئے گی اس جگہ کو ترجیح دی جائے گی۔

پتہ معرفت ایڈیٹر رسالہ "سلفیہ" لہریا سرائے دربھنگہ

انجمن تعلیم الاسلام گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کا نواں جلسہ بتاریخ ۲۶-۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء منعقد ہوگا جس میں علمائے کرام تشریف لا کر عوام الناس کو مواعظ حسنہ سے مستفیض فرمائیں گے اور اسلام کی خوبیاں اور اتباع سنت کی ترغیب اور اتفاق و اتحاد کی تعلیم اور ناجائز رسوم کی خرابیاں اور مرزا صاحب قادیانی کے حالات بیان کئے جائیں گے۔ لہذا درخواست ہے کہ جلسہ میں شریک ہو کر مذہبی اور اخلاقی فیض حاصل کریں۔ الداعی الی الخیر حکیم اسحق سیکرٹری انجمن تعلیم الاسلام گلہ مہاراں ریلوے سٹیشن بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ (مع داخل اشاعت فنڈ)

... پاکٹ بک۔ ہر مرزائیت کی تردید میں لاجواب۔ نہایت اعلیٰ کتاب ہے۔ قیمت ۸؍ (۲۴۴) ...

ملکی مطلع

ہندوستان کا آیندہ سیاسی مطلع

آج ہندوستان میں آیندہ سیاسیات کا نقشہ بڑے غور سے دیکھا جاتا ہے۔ باوجود اس کے ہندوستانی لیڈر آپس میں سخت مختلف ہیں۔ ایک گروہ آیندہ اصلاحات کو جو ۱۹۳۶ء میں جاری ہونے والی ہیں بہمہ وجوہ قبول کرنے کو تیار ہے یہ گروہ جمہور امت مسلمہ کا ہے۔ دوسرا گروہ کانگرس کا ہے جو بعض حصے میں راضی ہے اور بعض میں ناراض۔ مثلاً اختیارات جو ملیں گے ان کو تو کانگرس قبول کرتی ہے لیکن فرقہ داری حصہ رسدی کو نہیں مانتی تاہم خاموش ہے۔ تیسرا گروہ سکھوں کا ہے جنہوں نے اعلان کیا ہوا ہے کہ ہم کبھی اس فرقہ داری تقسیم کو نہ مانیں گے بلکہ ایک لاکھ خالصہ اس پر قربان کر دیں گے۔

باوجود اس کے ہر گروہ اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کرنے کو تیار ہے۔ اندر ہی اندر کوششیں ہو رہی ہیں۔ کسی کی کوشش ممبر بننے کی ہے کسی کی وزارت سنبھالنے کی، کسی کو کوئی عہدہ لینے کا شوق ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ نئی سکیم کی مخالفت خواہ کتنی ہی کی جائے تاہم یہ چل جائے گی۔ آخر کار حکومت کا منشا پورا ہو جائیگا

مقام حیرت ہے کہ ہندوستانیوں کو فرقہ واری مفاد کا جتنا خیال رہتا ہے اتنا ملک کا خیال نہیں ہوتا حالانکہ ملکی فائدے میں سب کا فائدہ ہے۔ ہندوستانی رہنماؤں اور پبلک پر شیخ سعدی مرحوم کی نصیحت کب اثر کرے گی جو فرما گئے ہیں ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بے دولتی از نفاق خیزد

سرکاری اعلان

گذشتہ چند یوم سے حکومت مسلمانوں اور سکھوں سے گفت و شنید کرتی رہی ہے تاکہ شہید گنج کی مسجد کے متعلق کوئی ایسا تصفیہ ہو سکے جو طرفین کے لئے باعزت ہو۔ مسلمانوں اور سکھوں کے ارکان وفد سے اس مسئلہ کے قانونی پہلو کے متعلق کامل طور پر بحث نہیں ہوئی۔ واقعات یہ ہیں کہ متذکرہ بالا عمارت قریباً ۲۰۰ سال سے سکھوں کے قبضہ میں چلی آتی ہے اور مقدمہ بازی کے بعد جس کی ابتدا ۱۸۵۰ء میں ہوئی اس مسجد کے متعلق سکھوں کے دیوانی حقوق کی گوردوارہ ٹریبونل نے ۱۹۳۰ء میں آخری تصدیق کر دی۔ ٹریبونل کے فیصلہ کے خلاف مسلمانوں نے کوئی اپیل دائر نہ کی۔ اس قانونی پہلو کے پیش نظر حکومت کی طرف سے سکھوں سے یہ اقرار لینے کی کوششیں کی گئیں کہ وہ اپنے حقوق کو ایسے طریق پر استعمال نہیں کرینگے جس سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو صدمہ پہنچے اس مسئلہ کے مختلف امکانی حل طرفین کے سامنے بھی وعلیحدہ معرض بحث میں لائے گئے اور سکھ لیڈروں کی طرف سے حکومت کو یہ جتایا گیا کہ ابتدا کے حق میں یا خلاف کم از کم اس وقت تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا اجلاس نہ ہولے جو ۸ جولائی کو قرار پایا تھا۔ اگرچہ حکومت کو ابھی ان حالات کا علم نہیں جن میں مسجد کو منہدم کرنے کا یکایک فیصلہ کیا گیا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سکھ لیڈروں کا اپنے زیادہ انتہا پسند پیروؤں پر قابو بتدریج زائل ہو رہا تھا کہ ۲ جولائی کی شام کو شاہ عالمی دروازہ کے قریب ایک سکھ کی لاش پائے جانے کی اطلاع ملی۔ اگرچہ فی الواقعہ پوسٹ مارٹم معائنہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ اس شخص کی موت تشدد سے واقع ہوئی۔ لیکن عام سکھوں نے اسے ایک واردات قتل سمجھ لیا اور جوش بہت بڑھ گیا۔ فوری اسباب خواہ کچھ ہی ہوں۔ مسجد کا انہدام ۸ جولائی کو علی الصبح شروع ہو گیا۔ حکومت کو سخت افسوس ہے کہ سکھوں نے ایسے اچانک طور پر کارروائی کرنا مناسب سمجھا جس سے تصفیہ کے تمام مواقع جاتے رہے۔ اور ایک بہت نازک صورت حالات پیدا ہو گئی۔ فرقہ دارانہ فساد کے خطرہ کو کم کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر احتیاطی تدابیر کا انتظام کیا گیا ہے اور حکومت تمام فریقوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ فضا میں سکون قائم رکھنے میں مدد دیں۔

فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب
لاہور ۸- جولائی ۱۹۳۵ء

اسلام اور سیاست

(بقلم مولوی ابو مسعود محمد داؤد صاحب از مدرسہ شکراوہ)
(گذشتہ سے پیوستہ)

عبادات اسلامی میں سیاسی اشارات یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اسلام نے ہر جائز ترقی کو مذہبی رنگ دیا ہے اور ہر مذہبی انسان کو ترقیات کا پیکر بنا کر اس میں عمل وسعی کی روح پھونک دی ہے پس جو شخص جتنا زیادہ مذہبی ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ دینی و دنیوی ترقیات کے حصول میں کوشاں رہے گا۔ دولت کمانے کو زراعت کریگا، تجارت کے لئے ملک ملک کی سیر کریگا تاکہ حلال روزی حاصل کر کے اپنا اور اپنے اہل و عیال و متعلقین کا پیٹ بھرے اور حرام سے بچ کر مذہب کی خوشنودی حاصل کرے وہ دولت و خزانہ جمع کرے گا تاکہ اس کو اللہ کے راستے میں زکوٰۃ خرچ کرنے اسلام کو پھیلانے کے لئے دولت کو صرف کرنے کا بہترین موقع مل سکے اور اس طرح وہ اپنے خدا کو راضی کر سکے وہ تاج و تخت کے لئے جدوجہد کرے گا تاکہ عدل و انصاف کی روشنی سے روئے زمین پر اجالا کر دے اور ظلم و استبداد کو نیست و نابود کر دے وہ مردانہ وار میدان مقابلہ میں شیروں کے سے ہاتھ دکھلائیگا تاکہ کمزوروں کی اعانت و حمایت میں اس کی قیمتی طاقت صرف ہو اور باری تعالیٰ اس سے خوش ہو سکے

الغرض اسلام اور ترقی دونوں چیزیں لازم ملزوم ہیں مگر اکثر کوتاہ بین نظریں اب تک اسلام کے حقیقی فلسفہ کو سمجھنے سے قاصر رہی ہیں اور بدقسمتی سے خود ملت اسلامیہ کی اکثریت نے بھی اسلام کو ایک مراسم کا مجموعہ سمجھ لیا ہے اسی وجہ سے اسلام کی بابت ایسے خام خیالات، دماغوں میں پیدا کر لئے گئے ہیں۔

عمارت اسلامی کے عظیم الشان قلعہ میں داخلہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پڑھنا اور اس پرعمل پیرا ہوتا ہے۔ اس کلمہ شریف میں انسان کو یہ دعوت دی گئی ہے کہ وہ دنیا کو، اہل دنیا کو، اسباب دنیا کو، جبارین و طواغیت کو، ظلم و استبداد کو، غرض جملہ معبودان باطلہ کو ٹھکرا کر محض ایک شہنشاہ حقیقی کی حکومت و سلطنت کا تصور اپنے دل و دماغ میں قائم کرلے اور کسی ظالم و جابر انسان کا تغلب کسی فرعون صفت بادشاہ کی ظاہری شان و شوکت اس کے پائے ثبات میں لغزش نہ پیدا کرسکے اس کلمہ شریف کا پڑھنے والا کسی نمرود صفت بادشاہ کی ظاہری شان و شوکت سے مرعوب نہیں ہوسکتا نہ وہ جور و استبداد کے سامنے گردن جھکا سکتا ہے نہ کسی ظالم کی حمایت پر آمادہ ہوسکتا ہے۔ اس کو ہر چہار اطراف عالم میں خدائی حکومت الٰہی تسلط نظر آنا چاہئے۔ اور مادی طاقتیں طاغوتانہ تدبیریں استبداد پسند تجویزیں عدل و انصاف کے خلاف حرکتیں حکومت الٰہی کے خلاف سازشیں اس کی آنکھوں میں نقش برآب کے مانند ہونی چاہئیں۔ جب تک آسمان کے نیچے یہ کلمہ شریف پڑھا جائے گا کوئی طاقتور سے طاقتور جبار و قہار حکومت آرام کی نیند نہیں ہوسکتی۔ یہ دشمنان شاہنشاہ حقیقی کے لئے ایک کاری ضرب ہے جس کی چوٹ ہمیشہ انکے سرکش دلوں پر کھٹکتی رہی اور کھٹک رہی ہے اور کھٹکتی رہے گی انشاء اللہ۔

قرون اولیٰ کے مسلمان جنہوں نے صحیح طور پر درس توحید لیا اپنی ترقیات کی زندہ جاوید داستانیں تاریخ کے اوراق کی زینت بنا گئے جن کی کامیابیوں پر دنیا رشک کر رہی ہے اور مادہ پرست غافل انسان ان کو حیرت زدہ نظروں سے دیکھ رہا ہے وہ مسلمان نہایت بے بسی و بے کسی کی حالت میں بے سروسامان بغیر تیر و تفنگ و اتواپ و عساکر عرب کے خشک و قحط زدہ ریگستان سے ایک دولت ایمان و سرمایہ وحدت لیکر اٹھے اور عنایات ایزدی سے دشت و بیابان، کوہ و سمندروں سے پار ہوتے چلے گئے اسی عاجزانہ حالت میں انہوں نے کسریٰ و قیصر کے تخت الٹ دیئے بڑی بڑی مستحکم حکومتوں کے نام و نشان مٹا دیئے اور ظالمین و جبارین کے بیڑے غرق کر دیئے۔ ساری روئے زمین پر ایک انقلاب عظیم بپا کر کے مشرق و مغرب شمال و جنوب ہر چہار اطراف عالم کو انوار الٰہی کی تجلیات سے منور کر گئے دنیا کی کوئی طاقت ان کے راستے میں حائل نہ ہوسکی۔ یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا یہ کلمہ طیبہ کے پہلے جز کی ایک مختصر سی تشریح ہے۔ دوسرا جز محمد رسول اللہ (صلعم) ہے چونکہ طبع انسانی اس کی متلاشی ہے کہ دنیا میں اس کا کوئی صحیح مرکز ہو جس کی طرف وہ رجوع کر کے نمائش گاہ عالم کی تنگ و دو میں اپنی جولانی دکھلائے اس لئے اس دوسرے حصے میں اس حقیقت کبریٰ پر سے پردہ اٹھا دیا گیا کہ دنیا میں اختتام عالم تک نوع انسان کی اگر صحیح طور پر کوئی شخص رہنمائی کرسکتا ہے تو وہ صرف محمد عربی کی ذات پاک ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) جو خدا کا فرستادہ اور دنیا و عقبیٰ کی جملہ ترقیات کا حامل ہے۔ جو کامیابی کا زینہ، عدل و انصاف کا مجسمہ، الٰہی حکومت کا صدر اعظم ہے۔ جو انسان کے لئے صحیح مرکز بننے کی پوری پوری قابلیت رکھتا ہے۔ جو ہر قوم ہر ملک ہر ملت کے لئے ایک مکمل نمونہ بن کر آیا ہے۔ جو درویشوں کو درویشی کے صحیح اصول سکھلاتا ہے جو بادشاہوں کو آئین سلطنت کی تعلیم دیتا ہے۔ جو مساوات کا علمبردار اخوت و محبت و اشتراکیت کا منادی ہے۔ جو سرمایہ داروں کا ناصح اور مزدوروں کا ملجا و ماویٰ ہے۔ جو ایک عابد زاہد صوفی صافی باخدا درویش کے درویشانہ لباس میں شاہان عالم کو حکومت الٰہی کے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اور عملی طور پر یہ ثابت کر دکھاتا ہے کہ انسان اگر خدائی حکومت کے زیر سایہ غلامانہ زندگی بسر کرے تو وہ اشرف المخلوقات ہے اگر اس سچی حکومت سے بغاوت کرے تو وہ ذلیل ترین مخلوق ہے۔ الغرض اس راہ نمائے اعظم پیغمبر معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو ایک ایسے راستے کی طرف بلایا جو یقیناً کامیابی کا واحد راستہ ہے اس وجہ سے کلمہ طیبہ کا یہ حصہ بھی اسلام میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

نماز پنجگانہ اور سیاسی اشارات

حکومت الٰہی اور اس کے برگزیدہ ڈکٹیٹر کی صدارت تسلیم کرنے کے بعد اب عملی پریکٹس شروع ہوجاتی ہے۔ اسلام نے اس حقیقت کو پہلی دفعہ ہی جانچ لیا تھا کہ انسان کی ترقی کا راستہ اس کی اجتماعی قوت ہی کا نام ہے۔ ہر کامیابی اسی وقت نصیب ہوسکتی ہے جب سارے انسان اتحاد و عمل کے پیکر بن جائیں اسی بنا پر نماز پنجگانہ باجماعت کا سلسلہ مقرر کیا گیا۔

دیکھئے! نماز فرض کے واسطے مسجد میں حاضری دینے اور مسلمانوں کو اس خاص جلسہ میں پانچوں وقت شمولیت کرنے اور ایک مقررہ وقت میں ایک ہی لکیر کے فقیر بن کر کھڑے ہونے اور پھر ایک ہی امام کی اقتدا میں ساری نماز کو ختم کرنے کے متعلق کس شدومد سے احکامات صادر کئے گئے اور خلاف کرنے والوں کے لئے مختلف آرڈی ننسوں کا اجراء کیا گیا اور اس پر اس سختی سے عمل کرایا گیا کہ باوجود ایک مدت مدید گزر جانے اور اس مادی دنیا کے ترقی پذیر ہونے کے ابھی تک اسلامی نماز و جماعت میں وہی شان نظر آتی ہے۔ یہ وہ منظم اجلاس ہے جو ہر مسجد میں جہاں دو چار مسلمان بھی آباد ہیں خواہ انکی سکونت زمین کے کسی کونے پر ہو پانچوں وقت لازماً منعقد ہوتا ہے۔ (باقی)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل
قیمت عہ۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تاریخ ابن خلدون ... دنیا کی مشہور ... کے حالات ... (۴۴۴)

ahmadimuslim.de

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق۔ دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی
اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے.......
کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ
کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ
جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا
ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں
مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے
ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے
کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ؔ۔
آدھ پاؤ ۶ؔ۔ پاؤ بھر ۱۲ؔ مع محصول ڈاک۔ ممالک
غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر ومگل: "آپ
نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا۔ ایک
چھٹانک اور روانہ فرمائیے" (یکم جون ۱۹۳۵ء)
جناب شیخ چھوٹن صاحب داناپور: "میں نے کئی
حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اور
آپ کی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب
مجھ کو آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ
عظیم بخش صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۴-جون ۱۹۳۵ء)
جناب محمد اسحاق صاحب آرہ: "میں نے آپکی مومیائی
کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک
منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۸-جون ۱۹۳۵ء)
منگانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ

موتی پاک (رجسٹرڈ) (معجون وایلہ)

جن عورتوں کو اسقاط حمل ہو جاتا ہے ان کو جب حمل کا پتہ لگے اسی وقت اس دوائی کو شروع کر کے اول تو کل زمانۂ حمل تک ورنہ اس ماہ کے اخیر تک جسمیں حمل گرتا ہے اس دوائی کو کھانا چاہئیے۔ اکسیر دوائی ہے۔ نہ صرف حفاظتِ حمل کرتی ہے۔ بلکہ بعدہٗ زچہ وبچہ کو کئی امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ بے نظیر چیز ہے۔ ہزاروں اس سے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ قیمت ایک پاؤ دس روپے آدھ پاؤ پانچ روپے

ملنے کا پتہ:- منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۲۳۲ لاہور

سرمہ نور العین ۳ؔ

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۳ؔ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

ناظرین کرام ۲۲۶ آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بدپرہیزی ہو جائے یا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی درد شکم۔ نفخ ہو جانا کھٹے ڈکار آنا معدہ سے بدمزہ پانی بہنا ہیضہ، اسہال، پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپ کو چاہئیے کہ ہماری مشہور ہر دلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھے گی۔ قیمت صرف ۸ؔ فی ڈبہ۔ محصول ۵ؔ۔ زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرمادیں۔ جگہ تنگ ہونے سے شہادات درج نہیں کیجاتیں

پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

(۴۴۵)

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۱۰/۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی وقادیانی تحریک کیلئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ؔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶ؔ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

ضرورت ہے ۱۲

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔

پراسپکٹس مفت۔ (منیجر)

غنیۃ الطالبین

یہ کتاب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور عالم کتاب غنیہ کا اردو ترجمہ ہے۔ حضرت پیر صاحب کا عقیدہ بھی درج ہے۔ قیمت درجہ اول ۳ؔ۔ درجہ دوم ۲ؔ

منگانے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

تمام دنیا میں بےمثل ۳۹/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

(۶۴۶)

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۱۶/۲۵

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۶۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھے، ککرے، انکھ جنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، پھیڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ بیچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عـــہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام ۲۶/۱۱

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائے گا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی دفعہ میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ۵ محصول ۸

پتہ: ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سب جج درجہ اول قصور

فرم ایشرداس اننت رام بذریعہ منہراج پشوری مل پسران ایشرداس سکنائے پونیاں حصہ دار

بنام اسماعیل و شریف پسران نظام الدین بن کالو و مسماۃ عمری بیوہ گھلا پسر کالو اقوام جٹ سکنائے گھڑیالہ تحصیل قصور۔

دعوےٰ -/۱۳۰

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی اسماعیل و شریف و مسماۃ عمری مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اس لئے اشتہار ہذا بنام اسماعیل، شریف، عمری مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر اسماعیل، شریف، عمری مذکور بتاریخ ۱۲۔ اگست ۱۹۳۵ء بمقام قصور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی آج بتاریخ ۶ جولائی ۱۹۳۵ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم

مہر عدالت

قابل مطالعہ کتب

صحابیات۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے حالات زندگی تو بہت طریق سے لوگ لکھ چکے ہیں اور بہت کچھ لوگوں کو معلوم ہیں مگر خواتین صحابیات کی طرف آج تک کسی کو توجہ نہیں ہوئی تھی۔ اس کتاب میں یہ کمی پوری کی گئی ہے۔ کتابت طباعت کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۱۲؎

پیروی صحابیات۔ پنجابی نظم میں صحابہ کرام کی بیویوں کے حالات۔ قیمت ۸؍

ازواج النبیؐ۔ حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات کے حالات مع حسب نسب پیدائش۔ وفات کے حالات بہت عمدہ پیرایہ میں درج ہیں۔ ۸؍

سیف اللہ۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سپہ سالار اعظم کی سوانحعمری۔ قیمت ۱۲؎

البرامکہ۔ خلیفہ ہارون الرشید کی سلطنت کا مرقع۔ علمی چرچے۔ خاندان برمک کا عروج و زوال۔ ابو نواس درباری شاعر کے کمالات اور تابلدید واقعات کا ذکر۔ قیمت ۱۲؎

المامون۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ پہلے حصہ میں تمہید، ترتیب خلافت، مامون الرشید کی ولادت۔ تعلیم و تربیت، ولیعہدی تخت نشینی، خانہ جنگیاں اور وفات کے حالات ہیں۔ دوسرے حصہ میں اُن مراتب کی تفصیل ہے جن سے اس عہد کے ملکی حالات اور مامون رشید کے تمام اخلاق و عادات کا اندازہ ہوسکتا ہے نیز اُن تمام کارناموں کی تفصیل ہے جن کی وجہ سے مامون رشید کا عہد علمی حیثیت سے ممتاز ہے کتابت طباعت کاغذ اعلےٰ۔ قیمت عہ

سیرۃ النعمان۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، تجارتی اور فقیہانہ زندگی، آپ کا اجتہاد، ذہن، حافظہ وغیرہ کے حالات۔ قیمت ۱۲؎

(کتابیں منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

ــ پہلے دو تین اشاعتوں میں قیمت ۔ غلط شائع ہوتی رہی ہے ۱۰ اصل قیمت ــ ہے۔

ahmadimuslim.de

مترجم ومعری قرآن شریف وحمائلیں

معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ مع کامل تفسیر اردو ۵۳ خوبیوں والا۔ زیر متن دو ترجمے۔ ترجمہ اول از مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی اور ترجمہ دوم از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ جو کہ اغلاط و خلل لفظی سے پاک ہے۔ اس کے حاشیہ پر تفسیر ہے جو وعظ ونصائح کے لئے صحیح ترین روایات کا مجموعہ ہے۔ احادیث وتفاسیر کے حوالہ سے درج ہے۔ کاغذ سفید موٹا حاشیہ شدہ جلد چرمی پختہ۔ اس قرآن میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام حواشی میں حنفی مذہب کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ ہدیہ ۷ روپے

قرآن شریف مترجم۔ از شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی۔ مجلد پارچہ ۱۲/ مجلد چرمی ۱۲/ — **قرآن شریف مترجم**۔ از مولانا شاہ رفیع الدین صاحب تقطیع کلاں۔ خوشخط۔ حاشیہ شدہ۔ جلی ٹائٹل نہایت خوبصورت اور رنگین جلد چرمی سنہری۔ ہدیہ ۴/ — **قرآن شریف معری**۔ پندرہ سطرہ الا جلد پارچہ۔ خوشخط وصحیح۔ محض تلاوت کے لئے۔ ہدیہ عہ۔ مجلد چرمی ہدیہ عہ

حمائل شریف مترجم۔ ترجمہ با محاورہ تحت اللفظ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔ اس کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ حاشیہ شدہ مجلد چرمی ہدیہ ۵/ — **حمائل شریف مترجم**۔ ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبدالقادر صاحب۔ جلد عمدہ پختہ۔ چرمی۔ ہدیہ للعہ روپے۔ **معجز نما حمائل شریف**۔ مترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، حاشیہ پر متعدد مستند عربی تفاسیر کے خلاصے ومطالب عام فہم اردو میں چڑھائے گئے ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری وفضائل قرآن واعمال قرآن وفہرست مضامین قرآن وغیرہ۔ ٹائٹل نہایت مرصع۔ شاندار جلد چرمی۔ پختہ ہدیہ ۵/ روپے **حمائل شریف معری**۔ یہ حمائل شریف نہایت خوشخط صحیح ہے۔ اس کا کاغذ سفید چکنا اور ملائم ہے۔ شہر امرتسر میں بڑی احتیاط کے ساتھ طبع کی گئی ہے۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۲/

حمائل شریف مترجم۔ از جناب مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی۔ اس کا ترجمہ مذہب اہل حدیث کے بالکل مطابق ہے۔ بدیں وجہ اہل حدیث حضرات میں بہت مقبول ہے۔ صفحات ۱۰۰۰۔ ہدیہ صرف للعہ روپے۔

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف۔ اس حمائل شریف کی تقطیع نہایت موزون ہے۔ جو سفر اور حضر میں کام آسکتی ہے۔ خط نہایت پاکیزہ واضح اور جلی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ جو نہایت معتبر اور مستند ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، موضح القرآن، فتح العزیز وصحاح ستہ مثل بخاری ومسلم وترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی منقش نہایت پختہ۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ دیدہ زیب ہے۔ ہدیہ للعہ روپے۔

قرآن مجید تقطیع کلاں مترجم۔ بترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب مع حواشی تفسیر وحیدی۔ نہایت خوشخط۔ حروف جلی۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بہت عمدہ۔ ضخامت آٹھ سو (۸۰۰) صفحات۔ ہدیہ عہ روپے۔

نجوم الفرقان۔ الفاظ قرآنی کی فہرست۔ جس میں متعدد مرتبہ آنے والے الفاظ پارہ اور رکوع کے حوالہ سے یکجا دکھائے ہیں۔ قابل دید ہے۔ ہدیہ عہ

کتب تفاسیر

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی زبان میں) مؤلفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی۔ بڑی شان وشوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص وعام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ کاغذ مصری۔ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ قیمت للعہ

(۸۷۴)

تفسیر ثنائی (اردو) مصنفہ مولانا صاحب ممدوح۔ یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

جلد اوّل۔ سورہ فاتحہ وبقرہ۔ جلد ثانی۔ سورہ آل عمران ونساء
جلد ثالث۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل
جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا
جلد ششم۔ از شعرا تا صفات۔ جلد ہفتم۔ از صفات تا سورہ نجم۔
جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا سورہ والناس۔

قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے۔ اور پورا سٹ ایک وقت خریدنے والے سے عللہ روپے لئے جائیں گے۔

لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلےٰ ہے۔ سائز $\frac{18}{22 \times 18}$ ہے۔

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان ۔ مصنفہ حضرت مولینا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ۔ عربی زبان میں اعلےٰ کتابت وطباعت کے ساتھ عمدہ کاغذ اور رنگین سرورق پر طبع کرائی گئی ہے ۔ شروع میں مقدمہ مندرج ہے ۔ جس میں علم معانی، علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر ہے ۔ ان کے نمبر دیدیئے گئے ہیں تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے ۔ سردست سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے ۔ قیمت صرف ۱۲ر

تبویب القرآن ۔ مع حواشی تفسیر وحیدی (مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی) اس کتاب میں ہر صفحہ کے دو کالم ہیں ۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے ۔ اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں ۔ لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو یکجا جمع کر دیا ہے ۔ جس سے علماء طلباء واعظین اور مناظرین کو بے حد آسانی ہوگئی ہے ۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۱) اعتقادیات (۲) فقہ القرآن ۔ (۳) قصص القرآن ۔ (۴) المتفرقات ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں ۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے ۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات ۔ کتابت طباعت عمدہ ۔ قیمت للعہ

تفسیر فاتحۃ الکتاب ۔ مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جلپوری ۔ یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے ۔ جو مضامین عقلیہ ونقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے ۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۵۰ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے ۔ اس کو علماء نے بہت پسند فرمایا ہے ۔ کتابت طباعت عمدہ ۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر سورہ یوسف ۔ (نظم اردو) سورہ یوسف کو خدا نے احسن القصص فرمایا ہے ۔ واقعی اس میں عجیب ودلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر واستقامت کے نکات ہیں ۔ پوری تفسیر سلیس زبان میں ہے ۔ قیمت ۱۰ر

تفسیر محمدی ۔ اس تفسیر میں لائق مصنف نے پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی زبان میں ترجمہ کیا ہے ۔ پھر اس سے نیچے فارسی میں ۔ بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر کرتے ہیں ۔ قیمت جلد اول ۔ دوم ۔ سوم ۔ چہارم ۔ پنجم ۔ ششم ۔ ہفتم

تفسیر سورہ والتین ۔ از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد ۔ قیمت ۸ر

"پیارے نبی کے پیارے حالات" ہر سہ حصہ

کی قیمت میں

زبردست رعائت

پہلے اس کتاب کی قیمت ۱۲ فی حصہ تھی مگر اب بغرض تبلیغ صرف ۱۲ر فی حصہ کر دی گئی ہے ۔ قیمت مکمل سٹ ۳ ہے ۔ بہت تھوڑے نسخے بقایا ہیں فرمایش جلد بھیجیں ورنہ یہ موقعہ ہاتھ نہ آئیگا ۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

اکرام محمدی ۔ (پنجابی نظم) مصنفہ مولانا محمد دلپذیر صاحب بھیروی ۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات جمع ہیں ۔ علاوہ بریں دیگر مباحث شرعیہ پر بھی عالمانہ ومحققانہ قلم اٹھایا ہے ۔ قیمت ۲ روپے ۔

تفسیر موضح القرآن ۔ مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اردو میں تقریباً یوں تو بیسیوں عالموں نے قرآن مجید کی تفسیریں لکھی ہیں مگر اس قدر جامع اور مختصر تفسیر جس کو قریباً تمام عالموں نے مشعل راہ بنایا ہو کسی نے نہیں لکھی ۔ یہ تفسیر اتنی مستند ہے کہ ہندوستان کے تمام عالموں نے صحیح تسلیم کیا ہے ۔ کتابت ، طباعت دیدہ زیب ۔ قیمت ۵ روپے

تخریج ہدایہ عسقلانی ۔ فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند مندرج ہیں ۔ اس کتاب میں ان کو مستند مع تنقید بنایا گیا ہے ۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی ۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے ۔ قیمت ۲ دو روپے ۔

مشکوٰۃ شریف عربی ۔ فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے مگر اب کی مرتبہ خاص اہتمام سے چھاپی گئی ہے لکھائی چھپائی عمدہ ۔ قیمت ہے

جامع الترمذی عربی ۔ یہ کتاب حضرت صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے ۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث وشمائل نفع قوت مغتذی وحاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے ۔ قیمت ۵

مظاہر حق ۔ یہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے جکو اعلیٰحضرت محمد قطب الدین خان صاحب مرحوم محدث دہلوی نے ترجمہ کرکے اور ہر ایک حدیث کے معنی اور مطالب کو خوب اچھی طرح سے واضح اور مدلل بیان کر کے حضرت استاد الکل شاہ محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی مہاجر مکی کی نظر سے گذرانا ہے ۔ کتاب ہذا کی چار بڑی ضخیم جلدیں ہیں ۔ یہ کتاب اگرچہ بارہا چھپی ہے مگر اب کی مرتبہ جس شان سے طبع ہوئی اس کی خوبی ملاحظہ سے تعلق رکھتی ہے ۔ قیمت ۲۰

(ملنے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر